بسم الله الرحمن الرحیم

دعائے امام زمانہ علیہ السلام

اللهم كن لوليك الحجة بن الحسن صلواتك

عليه وعلى آبائه في هذه الساعة وفي كل

ساعة وليا وحافظا وقائدا وناصرا ودليلا

وعينا حتى تسكنه أرضك طوعا وتمتعه فيها طويلا

احکامِ اسلامی

(حصہ اوّل)

نوٹ: اس کتابچے (احکامِ اسلامی) میں بعض مہم فقہی مسائل کو بیان کر دیا گیا ہے، دیگر درپیش مسائل کیلئے دیگر فقہی کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

المہدی (عج) ادارہ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

فہرست

اسلام میں احکام کا مقام ۷

احکام ۷

احکام میں تعبد (عبودیت) ۹

احکام کے سیکھنے کی ضرورت واہمیت ۱۰

احکام سیکھنے کے آثار ۱۱

احکام پر عمل کرنے میں متعہد ۱۱

عبادت ومعاملات کو دوبارہ انجام دینے سے نجات ۱۱

احکام کی قسمیں ۱۲

تقلید ۱۳

مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کے طریقے: ۱۴

مجتہد کے فتوی کو حاصل کرنے کے طریقے ... ۱۵

سن بلوغ ۱۵

نجاسات ۱۶

پاک چیز کیسے نجس ہوجاتی ہے؟ ۱۸

مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں) ۱۹

پانی ۲۰

مضاف پانی ۲۰

مطلق پانی کی اقسام ۲۱

کُر کی مقدار ۲۱

مطلق پانی کے احکام ۲۲

آب قلیل ۲۲

کُر، جاری اور کنویں کا پانی ۲۲

پانی سے نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۳

زمین ۲۵

آفتاب ۲۵

آفتاب کے مطہر ہونے کی شرائط: ۲۶

اسلام ۲۷

عین نجاست کا برطرف ہونا ۲۷

وضو ۲۸

اعمال وضو ۲۸

وضو کی شرائط ۳۱

۱۔ اعضائے وضو کی شرائط ۳۱

۲۔ کیفیت وضو کی شرائط ۳۱

۳۔ وضو کرنے والے کی شرائط ۳۲

وضوء جبیرہ ۳۳

وضوء جبیرہ انجام دینے کا طریقہ ۳۳

وضو کیسے باطل ہوتا ہے؟ ۳۴

غسل ۳۵

واجب غسلوں کی قسمیں: ۳۵

جنابت کے اسباب ۳۵

وہ کام جو مجنب پر حرام ہیں ۳۶

غسل کرنے کا طریقہ ۳۷

غسل میت ۳۸

غسل مس میت ۳۹

تیمم ۴۰

تیمم کا طریقہ ۴۱

تیمم کے صحیح ہونے کی شرائط ۴۳

نماز ۴۴

واجب ومستحب نمازیں: ۴۴

اوقات نماز ۴۵

قبلہ ۴۶

لباس ۴۶

نمازگزار کے لباس کی مقدار: ۴۶

نمازگزار کے لباس میں درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے: ۴۷

وہ مواقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز
پڑھنا باطل نہیں ہے: ۴۷
نماز گزار کی جگہ کی شرائط ۴۸
واجبات نماز ۴۹
رکن و غیر رکن میں فرق: ۵۰
نیت: ۵۰
تکبیرۃ الاحرام: ۵۰
قیام: ۵۱
قرأت ۵۳
رکوع ۵۴
سجود ۵۵
واجبات سجدہ ۵۸
تشہد ۵۸
سلام ۵۸
ترتیب ۵۸
قنوت ۵۹
مبطلات نماز ۶۰
بات کرنا ۶۱
ہنسنا اور رونا ۶۱
قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا ۶۱
نماز کی حالت کو توڑنا ۶۱
نماز میں شک کی قسمیں ۶۳
چار رکعتی نماز میں شک ۶۵
نماز احتیاط ۶۶
سجدہ سہو ۶۶
مسافر کی نماز ۶۷
سفر میں نماز پوری پڑھنے کے مواقع ۶۷
درج ذیل جگہوں پر نماز مکمل ہے ۶۸
وطن ۶۸
دس روز کا قصد ۶۹
قضا نماز ۷۱
باپ کی قضا نماز ۷۲
نماز جماعت ۷۳
نماز جماعت کے شرائط ۷۳
نماز جماعت میں شرکت کرنا (اقتدا کرنا) ۷۴
نماز جماعت کے احکام ۷۴
نماز جماعت میں ماموم کا فریضہ ۷۴
امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ ۷۵
نماز جماعت کے بعض مستحبات اور مکروہات ۷۶
نماز جمعہ ۷۷
واجبات نماز جمعہ ۷۷
مستحبات ۷۷
نماز جمعہ کے شرائط ۷۸
نماز آیات ۷۹
نماز آیات کی کیفیت ۷۹
مستحب نمازیں ۸۱
نماز شب ۸۱
نماز شب کا وقت ۸۱
روزہ ۸۲
حرام روزے ۸۳
روزہ کی نیت ۸۴
مبطلات روزہ ۸۴
روزہ کی قضا اور کفارہ ۸۷
مسافر کا روزہ ۹۰
زکات فطرہ ۹۱

اسلام میں احکام کا مقام

اسلام آخری اور کامل ترین دین ہے، جس کے تمام پروگرام اور دستور العمل فطرت اور انسانی مصلحتوں کے مطابق ہیں، چنانچہ ان کو عملی جامہ پہنانا انسان کی سعادت وخوش بختی کی ضمانت ہے اور جس معاشرے میں یہ اسلامی قوانین نافذ ہوجائیں وہ مثالی معاشرہ ہوسکتا ہے۔

اسلام کے حیات بخش پروگرام حسب ذیل حصوں پر مشتمل ہیں:

الف —— اعتقادی دستور العمل یعنی اصول دین۔

ب —— عملی احکام، یعنی فروع دین۔

ج —— نفسیات وکردار سے متعلق مسائل، جسے اخلاق کہا جاتا ہے۔

احکام

یہ ایک دستور العمل ہے، جس میں انسان کا فریضہ معین ہوتا ہے کہ کن کاموں کو انجام دے اور کن کاموں سے اجتناب کرے ایسے دستور العمل کو "احکام" کہتے ہیں اور ایسے احکام کو جاننے کے لئے

۱۔انسان خود مجتہد ہو	یا	۲۔احتیاط پر عمل کرے	یا	۳۔کسی مجتہد کی تقلید کرے

احکام کا سرچشمہ، ذات پروردگار

❁ انسان خداوند تعالی کی ذات بابرکت کی نسبت جو عمل انجام دینا چاہے اپنی مرضی سے انجام نہیں دے سکتا یا خداوند تعالی کی نسبت یا خداوند تعالی کے بارے میں جو کچھ کہنا چاہتا ہے، نہیں کہہ سکتا ہے اور جس طرح اس کا دل چاہے خدا کی عبادت نہیں کرسکتا ہے۔۔۔

❁ انسان اپنی ذات کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، اپنے آپ کو قتل نہیں کرسکتا، اپنی عمر کو تباہ نہیں کر

سکتا۔ اپنے آپ کو ذلیل ورسوا نہیں کرسکتا ہے۔

❁ انسان کی معاشرے اور اپنے خاندان کی نسبت ذمہ داری ہے ان کے حقوق پامال نہیں کر سکتا۔ کسی دوسرے کے مال کو غصب نہیں کرسکتا۔ کسی دوسرے کے آرام وآسائش کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

❁ انسان اپنے مال کی نسبت مسئول ہے حلال رزق کمانے، مال کو گناہ ومعصیت کے راستے میں خرچ نہیں کرسکتا یا مال کو ضائع نہیں کرسکتا۔

یعنی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی حد وحدود ہے پس احکام گویا انسان کی باؤنڈری لائن اور حد کو بیان کرتے ہیں۔

❁ **قرآن کریم نے احکام اسلامی کو حد کے کلمے سے بیان کیا ہے۔**

خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں واجبات ومحرمات کے بارے میں فرمایا ہے:

تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَالِكَ يُبَيِّنُ اللهُ ءَايَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُون

ترجمہ: ''یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ، اس طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔'' (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۷)

ایک اور مقام پر فرمایا:

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ

ترجمہ: ''یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی تو کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ اسے داخل جہنم کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت آمیز سزا

ہے۔" (سورہ نساء، آیت ۱۳، ۱۴)

ان حدود کا لحاظ نہ رکھنے والے اوران کو کراس کرنے والوں کے لئے خداوند تعالیٰ نے ذلت و رسوائی اور آگ کے عذاب کو بیان کیا ہے۔

امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ لَكُمْ حُدُوداً فَلَا تَعْتَدُوهَا وَ نَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَ سَكَتَ لَكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ وَ لَمْ يَدَعْهَا نِسْيَاناً فَلَا تَتَكَلَّفُوهَ

ترجمہ: "اللہ نے چند فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ اور تمہارے حدود کار مقرر کردیئے گئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اس نے چند چیزوں سے تمہیں منع کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو، اور جن چند چیزوں کا اس نے حکم بیان نہیں کیا، انہیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا۔ لہذا خواہ مخواہ انہیں جاننے کی کوشش نہ کرو۔" (نہج البلاغہ: حکمت ۱۰۵)

احکام میں تعبد (عبودیت)

احکام میں تعبد سے مراد یہ ہے کہ احکام کو بغیر ان کے فلسفہ اور حکمت کے فقط از باب تسلیم جس طرح خداوند تعالیٰ نے حکم دیا ہے انجام دیا جائے۔ بے شک احکام میں تعبد و عبودیت ایک معقول و منطقی طریقہ ہے کیونکہ وہ شخص جو اس بات کا معتقد ہے کہ احکام اسلامی خداوند تعالیٰ کی ذات کے بے پایان و لامحدود علم کا سرچشمہ ہیں اور خداند تعالیٰ نے اپنی حکمت، مصلحت و رحمت کے تحت انسان کی ہدایت کے لئے احکام کو معین کیا اور خدا کے نمائندوں (پیغمبران الٰہی) نے بھی ان احکام کو پہچانے میں بھی کوئی خطا و غلطی نہیں کی۔

احکام میں تعبد و عبودیت یعنی اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان احکام کے فلسفہ کے بارے میں جستجو کی جائے۔ جیسا کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا:

يَا عِبَادَ اللهِ أَنْتُمْ كَالْمَرْضَىٰ وَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ كَالطَّبِيبِ فَصَلَاحُ الْمَرْضَىٰ فِيمَا يَعْلَمُهُ الطَّبِيبُ وَ يُدَبِّرُهُ بِهِ لَا فِيمَا يَشْتَهِيهِ الْمَرِيضُ وَ يَقْتَرِحُهُ أَلَا فَسَلِّمُوا لِلّٰهِ أَمْرَهُ تَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِينَ

''اے بندگان خدا آپ مریض کی مانند ہیں اور اللہ رب العالمین طبیب ہے اور مریض کی صلاح اور بھلائی اس چیز میں ہے جو طبیب اس کے بارے میں جانتا ہے اور اس کے (علاج) کے بارے میں جو تدبیر اس نے کی ہے اور اس کی بھلائی اس میں نہیں ہے جو وہ خود چاہتا ہے پس اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔'' (بحار الانوار ج ۷، ص ۱۰۴)

إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُطَاعَ مِنْ حَيْثُ أُرِيدُ (بحار الانوار ج ۲، ص ۲۶۲)

''مجھے پسند ہے کہ جس طرح میں چاہتا ہوں بندہ میری اطاعت کرے۔''

جو انسان یہ کہتا ہے کہ جب تک کسی حکم کے فلسفہ وحکمت کو نہ جان لوں اس وقت تک اس کو انجام نہیں دوں گا وہ دراصل اپنے عقل وفہم ودرک کو معبود بنالیتا ہے نہ خداوند تعالیٰ کی ذات کو۔

احکام کے سیکھنے کی ضرورت واہمیت

احکام اسلامی کیونکہ معارف دینی کا ایک حصہ ہے لہذا ضروری ہے انسان ان سے آگاہی حاصل کرے تا کہ وہ آگاہانہ طور پر اپنی شرعی ذمہ داریوں پر عمل پیرا ہو سکے۔

اسی لئے خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

''اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب مومنین نکل کھڑے ہوں، پھر کیوں نہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تا کہ وہ دین کی سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو انہیں تنبیہ کریں تا کہ وہ (ہلاکت خیز باتوں سے) بچے رہیں۔'' (سورۂ توبہ، آیت ۱۲۲)

یہ آیت تعلیم و تعلم مسائل اسلامی یہ پر بڑی واضح اور روشن دلیل ہے۔

ایک اور تعبیر کے مطابق یہ آیت ایک طرف علوم دینی کے حصول کو واجب قرار دے رہی ہے اور دوسری طرف ان مسائل کو دوسرے لوگوں کو تعلیم دینے کو۔

شیخ مرتضیٰ انصاریؒ فرماتے ہیں:

(۱) جو شخص مبتلا بہ مسائل سیکھنا ترک کر دے اور ان کو سیکھنے کی کوشش نہ کرے وہ فاسق ہے۔(اجود التقریرات، ج ۱،ص ۱۵۸)

امام خمینیؒ فرماتے ہیں:

(۳) وہ مسائل کہ جن کی روز مرہ زندگی میں انسان کو ضرورت پڑتی ہے ان کا سیکھنا واجب ہے۔(توضیح المسائل مراجع،مسئلہ:۱۱)

احکام سیکھنے کے آثار

احکام سکھانے کے بہت زیادہ اثرات ہیں کہ جن میں سے بعض کو بیان کرتے ہیں:

(۱) احکام پر عمل کرنے میں متعہد

جو شخص احکام کو جانتا ہے وہ قطعاً ان پر عمل پیرا ہونے میں دوسرے کی نسبت زیادہ متعہد ہے۔

(۲) عبادت و معاملات کو دوبارہ انجام دینے سے نجات:

جو لوگ عموماً احکام اسلامی سے آشنا نہیں ہیں وہ احکام میں غلطی کی وجہ سے اعمال کئی بار انجام دیتے ہیں لہٰذا ایک عمل کو کئی بار انجام دینے سے بہتر ہے کہ انسان اس کے احکام سے آگاہی حاصل کرے تاکہ عمل یقین سے انجام پائے۔

مثلاً اگر کسی انسان کے جسم (شرمگاہ) سے خاص مادہ خارج ہو اور اس کے نجس ہونے کے بارے میں معلوم نہ ہو یا غسل واجب ہونے کے بارے میں پتہ نہ ہو تو جو عمل اس نے انجام دیا ہوگا یعنی جو نماز ادا کی ہوگی دوبارہ اسے انجام دینا پڑے گا۔

احکام کی قسمیں

۱۔واجب

وہ کام جس کا انجام دینا ضروری ہے اور اس کے ترک کرنے میں عذاب ہے، جیسے: نماز و روزہ۔۔۔

۲۔حرام

وہ کام جس کا ترک کرنا ضروری ہے، اور اس کے انجام دینے میں عذاب ہے، جیسے: جھوٹ اور ظلم۔۔۔

۳۔مستحب

وہ کام جس کا انجام دینا اچھا اور باعث ثواب ہے، لیکن اس کے ترک کرنے میں عذاب نہیں، جیسے: نماز شب و صدقہ۔۔۔

۴۔مکروہ

وہ کام جس کا ترک کرنا اچھا اور موجب ثواب ہے لیکن اس کے انجام دینے میں عذاب نہیں، جیسے: کھانے پر پھونک مارنا، یا گرم کھانا کھانا۔۔۔

۵۔مباح

وہ کام جس کا انجام دینا یا ترک کرنا مساوی ہے اور نہ اس میں کوئی عذاب ہے اور نہ ثواب، جیسے: چلنا، بیٹھنا۔۔۔

تقلید

تقلید کے معنی پیروی کرنا اور نقش قدم پر چلنا ہے، یہاں تقلید کے معنی ''فقیہ'' کی پیروی کرنا ہے یعنی اپنے کاموں کو مجتہد کے فتویٰ کے مطابق انجام دینا۔

۱۔ جو شخص خود مجتہد نہیں اور احکام و دستورات الٰہی کو حاصل بھی نہیں کرسکتا تو اُسے مجتہد کی تقلید کرنا چاہیے۔

۲۔ احکام دین میں اکثر لوگوں کا فریضہ تقلید کرنا ہے چونکہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو احکام میں اجتہاد کر سکتے ہیں۔

۳۔ جس مجتہد کی دوسرے لوگ تقلید کرتے ہیں اسے ''مرجع تقلید'' کہتے ہیں۔

۴۔ جس مجتہد کی انسان تقلید کرے، اس میں چند شرائط کا ہونا ضروری ہے جن میں سے معروف یہ ہیں:

عادل ہو	شیعہ اثنا عشری ہو
زندہ ہو	اعلم ہو (احتیاط واجب کی بنا پر ہو) (۱)
مرد ہو	بالغ ہو

(۱) آیت اللہ خامنہ ای: اعلم وہ شخص ہے جو دوسرے مجتہدین کی نسبت احکام خدا کے سمجھنے اور الٰہی فرائض کو ان کی دلیلوں سے استنباط کرنے میں زیادہ مہارت رکھتا ہو نیز زمانے کے حالات کی شناخت بھی اجتہاد میں دخالت رکھتی ہے۔ یہاں تک کے احکام شرعی کے موضوعات کو تشخیص دینے اور شرعی تکالیف کے بیان کے لئے فقہی نظر قائم کرنے میں موثر ہیں۔

چند مسائل

۱۔ عادل اسے کہتے ہیں، جو تقویٰ و پرہیزگاری کی ایسی منزل پر فائز ہو، جہاں واجبات کو انجام دیتا ہو اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہو، نیز گناہان کبیرہ سے[1] پرہیز اور گناہان صغیرہ کی تکرار سے اجتناب، عدالت کی علامت ہے۔

۲۔ تازہ بالغ ہونے والے نے اگر تقلید نہ کی ہو تو اسے چاہئے کسی ایسے مجتہد کو اپنا مرجع تقلید قرار دے جو زندہ ہو، مردہ مجتہد کی تقلید نہیں کی جا سکتی ہے۔

۳۔ جو کسی مجتہد کی تقلید کرتا ہو، اگر اس کا مرجع تقلید مر جائے تو وہ زندہ مجتہد کی اجازت سے اپنے مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔

۴۔ اعلم وہ ہے جو (قرآن و روایات سے) احکام کے استخراج میں دوسرے مجتہدوں سے ماہر تر ہو۔

مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کے طریقے:

الف

خود انسان یقین پیدا کرے، جیسے، شخص خود اہل علم ہو اور مجتہد و اعلم کو پہچانتا ہو۔

ب

دو عالم و عادل افراد جو مجتہد و اعلم کی تشخیص کر سکیں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کر دیں۔

ج

اہل علم کی ایک جماعت، جو مجتہد و اعلم کی تشخیص دے سکتی ہو اور ان کے کہنے پر اطمینان پیدا ہو سکتا ہو، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کرے۔

---

۱) گناہ کبیرہ ایسا گناہ جس کے ارتکاب پر عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے، جیسے جھوٹ و تہمت وغیرہ

مجتہد کے فتویٰ کو حاصل کرنے کے طریقے

- خود مجتہد سے سننا۔
- دو یا ایک عادل شخص سے سننا۔
- ایک سچے اور قابل وثوق انسان سے سننا۔
- مجتہد کے رسالہ (توضیح المسائل) میں دیکھنا۔

۱۔ اگر مجتہد اعلم نے کسی مسئلہ میں فتویٰ نہ دیا ہو، تو اس کا مقلد دوسرے مجتہد کی طرف اس مسئلہ میں رجوع کرسکتا ہے، بشرطیکہ دوسرے مجتہد کا اس مسئلہ میں فتویٰ پایا جاتا ہو، اور احتیاط واجب کی بناء پر جس کی طرف رجوع کیا جارہا ہے وہ مجتہد دوسرے مجتہدوں سے اعلم ہو۔

۲۔ اگر مجتہد کا فتویٰ بدل جائے، تو مقلد کو اس کے نئے فتویٰ پر عمل کرنا چاہئے اور اس کے پہلے فتویٰ پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ روزمرہ کے مبتلا بہ مسائل کا یاد کرنا واجب ہے۔

سن بلوغ

لڑکے پندرہ سال قمری پورے ہونے پر اور لڑکیاں ۹ سال قمری پورے ہونے پر بالغ ہوتی ہیں۔

قمری سال شمسی سال سے دس دن ۱۸ گھنٹے کام ہوتا ہے اور پندرہ سال قمری سے ۱۶۱ دن اور ۶ گھنٹے کم کرنے سے ۱۵ سال قمری بن جاتے ہیں۔

نجاسات

دنیا میں گیارہ چیزوں کے علاوہ تمام چیزیں پاک ہیں، مگر یہ کہ کوئی چیز ان گیارہ چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نجس ہوئی ہو۔

١) پیشاب
٢) پاخانہ

انسان اور اُن حیوانوں کا جو حرام گوشت ہوں اور خون جہندہ(١) رکھتے ہوں، جیسے: بلی اور چوہا وغیرہ

٣) منی
٤) مردار(٢)
٥) خون

انسان اور ان حیوانوں کا جو خون جہندہ رکھتے ہیں، جیسے: بھیڑ، بکری وغیرہ

٦) کتّا
٧) سور

خشکی میں پائے جانے والے کتّے اور سور البتہ دریائی کتّا اور نجس نہیں ہیں

٨) شراب ——— اور ہر مست کرنے والی سیال چیز
٩) فقاع ——— غیر طبّی آب جو
١٠) کافر
١١) نجاست خور اونٹ کا پسینہ

---

١) جس حیوان کی رگ کو کاٹا جائے اور خون دھار مار کر نکلے۔
٢) مردار وہ حیوان ہے جو خود مر گیا ہو یا اسے غیر شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو۔

۱۔ بعض اوقات جو انڈے میں خون پایا جاتا ہے وہ نجس نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر اسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲ اگر یہ خون انڈے کی زردی کے ساتھ ملانے پر زائل ہو جائے تو اس زردی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔ جو خون دانتوں کے درمیان (مسوڑوں) سے آتا ہے، اگر لعاب دہن کے ساتھ مل کر زائل ہو جائے تو پاک ہے اور اس صورت میں لعاب دہن کو نگلنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

پاک چیز کیسے نجس ہو جاتی ہے؟

اگر ایک پاک چیز کسی نجس چیز سے ملحق ہو جائے اور ان دو میں سے ایک اس طرح تر ہو کہ رطوبت دوسری چیز میں منتقل ہو جائے، تو اس صورت میں پاک چیز نجس ہو جاتی ہے۔

درج ذیل مواقع پر چیزیں پاک تصور کی جائیں گی:

۱
معلوم نہ ہو کہ پاک اور نجس چیز آپس میں مل گئی ہیں کہ نہیں۔

۲
معلوم نہ ہو کہ پاک و نجس چیز تر تھی یا نہیں۔

۳
معلوم نہ ہو کہ ایک چیز کی رطوبت دوسری چیز میں سرایت کر گئی ہے یا نہیں۔

چند مسائل

۱۔ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ ایک پاک چیز نجس ہو گئی ہے یا نہیں؟ تو وہ پاک ہے اور تحقیق و جستجو کرنا ضروری نہیں، اگرچہ جستجو کرنے سے اس کا نجس یا پاک ہونا معلوم ہو سکتا ہو۔

۲۔ نجس چیز کا کھانا یا پینا حرام ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی کو نجس چیز کھاتے ہوئے یا نجس لباس میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو اس کو بتانا ضروری نہیں ہے۔

مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں)

تمام نجس چیزیں پاک ہوجاتی ہیں اور پاک کرنے والی چیزیں حسب ذیل ہیں:

۱) ——— پانی

۲) ——— زمین

۳) ——— آفتاب

۴) ——— استحالہ (کسی چیز کی جنس کا تبدیل ہوجانا، جیسے نجس لکڑی جل کر خاکستر بن جائے)

۵) ——— انتقال (جیسے انسان کا خون مچھر یا مکھی کے بدن میں منتقل ہوجائے اور اس کا جزء شمار ہو)

۶) ——— اسلام

۷) ——— تبعیت (کوئی نجس چیز دوسری چیز کے پاک ہونے سے، پاک ہوجائے)

۸) ——— عین نجاست کا برطرف ہونا

۹) ——— نجاست خور حیوان کا استبرا

۱۰) ——— مسلمان کا غائب ہوجانا

پانی

۱۔ پانی، بہت سی نجس چیزوں کو پاک کرتا ہے۔ لیکن پانی کی مختلف قسمیں ہیں کہ انھیں جاننے سے اس سے مربوط مسائل کو یاد کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے۔

مضاف پانی

وہ پانی جو کسی چیز سے لیا گیا ہو (جیسے: سیب اور تربوز کا پانی) یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ایسے مخلوط ہو کہ اسے پانی نہ کہا جائے، جیسے شربت وغیرہ

۱۔ نجس چیز کو پاک نہیں کرتا (مطہرات میں سے نہیں ہے)

۲۔ یہ نجاست ملنے پر نجس ہوتا ہے، ہر چند کہ نجاست کم ہو اور بو، رنگ یا پانی کا مزہ تبدیل نہ ہو۔

۳۔ اس سے وضو اور غسل کرنا باطل ہے۔

مطلق پانی کی اقسام

وہ پانی ہے جو مضاف نہ ہو

۱) کنویں کا پانی

۲) جاری پانی

۳) بارش کا پانی

۴) ٹھہرا ہوا پانی
- کُر
- قلیل

کُر کی مقدار

حجم

۴۲/۸۷۵، بالشت پانی ہے یہ پانی کی وہ مقدار ہے جو ایک ایسے ظرف میں پُر ہو جائے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی، ۳/۵ بالشت ہو تو اسے کُر کہتے ہیں۔

وزن

377/419 کلوگرام (تقریباً ۳۸۴ لیٹر۔ خامنہ ای)۔

مطلق پانی کے احکام

آب قلیل

۱۔ آب قلیل، نجاست ملنے سے نجس ہوجاتا ہے۔(چاہے کسی نجس چیز پر ڈالا جائے یا کوئی نجس چیز اس میں گر جائے)

۲۔ اگر کُر یا جاری پانی، نجس آب قلیل سے متصل اور مخلوط ہوجائے، تو پاک ہوجاتا ہے۔(مثال کے طور پر ایک برتن میں نجس آب قلیل کسی ایسے ٹونٹی کے نیچے رکھ کر اوپر سے پانی جاری کیا جائے کہ وہ کُر کے منبع سے متصل ہو)(۱)

کُر، جاری اور کنویں کا پانی

۱۔ آب قلیل کے علاوہ آب مطلق کی تمام قسمیں جب تک نجاست ملنے کی وجہ سے نجاست کی بو یا رنگ یا سرایت نہ کر جائے، پاک ہیں اور اگر نجاست ملنے کی وجہ سے نجاست کی بو یا رنگ یا مزہ سرایت کر جائے تو نجس (ہیں اس لحاظ سے آب جاری، کنویں کا پانی، کُر وحتی بارش کا پانی بھی اس حکم میں مشترک ہیں)

۲۔ عمارتوں کے نلکوں کا پانی، چونکہ کُر کے منبع سے متصل ہوتا ہے، اس لئے آب کُر کے حکم میں ہے۔

---

۱) پانی سے تطہیر کرنے میں شرط ہے کہ پانی نجاست کی بو، رنگ یا مزہ نہ رکھتا ہو اگر بو رنگ یا مزہ لے لیا ہو تو اس قدر آب کُر یا جاری سے مخلوط کیا جائے کہ نجاست کی بو، رنگ و مزہ زائل ہوجائے۔

پانی سے نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

نجس چیزوں کو پاک کرنا

- برتن
  - آب کُر سے: ایک مرتبہ دھونا
- غیر برتن
  - آب قلیل سے: تین مرتبہ دھونا

برتن کے علاوہ

- پیشاب سے نجس ہوا ہو
  - آب کُر سے: ایک مرتبہ دھونا
  - آب قلیل سے: دو مرتبہ دھونا
- کسی اور نجاست سے نجس ہوا ہو
  - آب کُر سے: ایک مرتبہ دھونا
  - آب قلیل سے: ایک مرتبہ دھونا

وضاحت

الف: چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں پہلے عین نجاست کو دور کرنا چاہئے اور اس کے بعد مندرجہ بالا تعداد میں دھونا چاہئے۔ مثلاً نجس برتن کو اس کی عین نجاست، دور کرنے کے بعد اگر آب کر سے ایک مرتبہ دھویا جائے تو کافی ہے۔

ب: فرش اور لباس اور ان جیسی دوسری چیزیں جو اپنے اندر پانی کو جذب کرتی ہیں اور نچوڑنے کے قابل ہوں تو انھیں قلیل پانی سے دھونے کی صورت میں ہر بار دھونے کے بعد اس حد تک نچوڑنا چاہئے کہ جذب شدہ پانی باہر آجائے یا کسی اور طریقے سے پانی کو باہر نکالنا چاہئے، کر اور جاری پانی سے دھونے کی صورت میں بھی احتیاط واجب ہے کہ جذب شدہ پانی کو باہر نکالا جائے۔ (۱)

ج: جاری اور کنویں کا پانی بھی نجس چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں بیان شدہ احکام کے مطابق آب کر کی مانند ہے۔

---

۱) آیت اللہ خامنہ ای: نچوڑنا لازم نہیں بلکہ پانی کا نکلنا اگرچہ حرکت کے ساتھ ہو کافی ہے۔

زمین

۱۔ اگر پاؤں کے تلوے یا جوتے کا تلا راہ چلتے نجس ہوجائیں اور زمین کے ساتھ چھونے کی وجہ سے نجاست دور ہوجائے، تو پاک ہوجاتے ہیں۔ پس زمین صرف پاؤں کے تلوے اور جوتے کے تلے کو پاک کرنے والی[۱] ہے، وہ بھی حسب ذیل شرائط کی بنا پر:

آفتاب

درج ذیل چیزوں کو پاک کرتا ہے:

۱) ——— زمین

۲) ——— عمارت اور وہ چیزیں جو عمارت میں نصب کی جاتی ہیں، جیسے دروازہ اور کھڑکی وغیرہ

۳) ——— درخت اور نباتات

۱) آیت اللہ خامنہ ای: جب دس قدم کی مقدار خشک اور پاک زمین پر ۔۔۔ چلے گا پاؤں اور جوتے کا نجس تلوا پاک ہوجائے گا۔

آفتاب کے مطہر ہونے کی شرائط:

۱۔ نجس چیز اتنی تر ہو کہ کسی چیز کے اس سے چھونے کی صورت میں وہ چیز بھی تر ہو جائے۔
۲۔ نجس چیز آفتاب کی گرمی سے خشک ہو جائے، اگر رطوبت باقی رہے تو پاک نہیں ہوگی۔
۳۔ بادل یا پردہ جیسی کوئی چیز آفتاب کی گرمی کے لئے مانع نہ ہو، البتہ اگر یہ چیز رقیق اور اتنی نازک ہو کہ آفتاب کی گرمی کو نہ روک سکے تو کوئی حرج نہیں۔
۴۔ صرف آفتاب اسے خشک کرے، مثال کے طور پر ہوا کی مدد سے خشک نہ ہو جائے۔
۵۔ آفتاب پڑنے کے وقت عین نجاست اس میں موجود نہ ہو، پس اگر عین نجاست موجود ہو تو آفتاب پڑنے سے پہلے اسے برطرف کیا جائے۔
۶۔ دیوار یا زمین کے باہر اور اندر والا حصہ ایک ہی دفعہ خشک کرے پس اگر اس کے باہر والے حصہ کو آج خشک کرے اور اس کے اندر والے حصہ کو کل تو اس صورت میں صرف اس کا باہر والا حصہ پاک ہوگا۔

مسئلہ: اگر زمین اور اس کے مانند کوئی اور چیز جو نجس ہو، لیکن تر نہ ہو تو اس پر تھوڑا سا پانی یا کوئی اور چیز ڈال کر اسے تر کیا جائے اور اس کے بعد آفتاب پڑنے سے وہ پاک ہو سکتا ہے۔(۱)

۱) العروۃ الوثقیٰ، ج۱، ص۱۲۹ تا ۱۳۱؛ تحریر الوسیلہ ج۱، ص۱۳۰

اسلام

کافر، شہادتین پڑھنے کے بعد مسلمان ہوجاتا ہے اور اسلام لانے سے، اس کا تمام بدن پاک ہوجاتا ہے، یعنی کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

عین نجاست کا برطرف ہونا

دو مواقع پر عین نجاست کے برطرف ہونے سے نجس چیز پاک ہوجاتی ہے اور پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں:

الف: حیوان کا بدن، مثلاً ایک پرندہ کی چونچ نجاست کھانے کی وجہ سے نجس ہوگئی ہو تو نجاست برطرف ہونے پر پاک ہوجاتی ہے۔

ب: انسان کے بدن کا اندرونی حصہ، جیسے منہ، ناک اور کان کا اندرونی حصہ۔ مثلاً اگر مسواک کرتے وقت مسوڑوں سے خون آئے، جب آب دہن میں خون کا رنگ نہ ہو تو پاک ہے اور منہ کے اندر پانی ڈالنے کی ضروت نہیں۔

وضو

اعمال وضو

۱۔ دھونا:

ا۔ چہرہ	لمبائی میں بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کی انتہا تک اور چوڑائی میں انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے فاصلہ کے برابر، چہرہ کو دھویا جائے۔
۲۔ دایاں ہاتھ	کہنی سے انگلیوں کے سرے تک
۳۔ بایاں ہاتھ	کہنی سے انگلیوں کے سرے تک

۲۔ مسح:

- سر کے اگلے حصہ کا جو پیشانی کے اوپر واقع ہوتا ہے
- انگلیوں کے سرے سے پیر کے اوپر والے حصے کے آخر تک[1]

---

۱) آیت اللہ خامنہ ای: پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے لے کر ٹخنوں تک مسح کرے۔

اعمال وضو کی وضاحت

دھونا

۱۔ چہرے اور ہاتھ دھونے کی واجب مقدار وہی ہے جو بیان ہوئی لیکن یہ یقین حاصل کرنے کے لئے کہ واجب مقدار کو دھولیا ہے، تھوڑا سا چہرے کے اطراف کو بھی دھونے میں شامل کرلیں۔

۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر چہرے اور ہاتھوں کو، اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے، اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھویا جائے، تو وضو باطل ہے۔

سر کا مسح

۱۔ مسح کی جگہ: سر کا اگلا ایک چوتھائی حصہ جو پیشانی کے اوپر واقع ہے۔

۲۔ مسح کی واجب مقدار: جس قدر بھی ہو کافی ہے (اس قدر کہ دیکھنے والا یہ کہے کہ مسح کیا ہے)۔

۳۔ مسح کی مستحب مقدار: چوڑائی میں جڑی ہوئی تین انگلیوں کے برابر اور لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے برابر۔

۴۔ مسح بائیں ہاتھ سے بھی جائز ہے۔

۵۔ ضروری نہیں ہے کہ مسح، سر کی کھال پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر بھی صحیح ہے۔ اگر سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ کنگھی کرنے سے بال چہرے پر گر جائیں تو سر کی کھال پر یا بالوں کی جڑ پر مسح کیا جائے گا۔

پاؤں کا مسح

۱۔ مسح کی جگہ: پاؤں کا اوپر والا حصہ۔

۲۔ مسح کی واجب مقدار: لمبائی میں انگلیوں کے سرے سے پاؤں کے اوپر والے حصے کی ابھار تک اور چوڑائی میں جس قدر بھی ہو کافی ہے اگر چہ ایک انگلی کے برابر ہو۔

۳۔ مسح کی مستحب مقدار: پاؤں کا اوپر والا پورا حصہ۔

۴۔ دائیں پاؤں کا بائیں پاؤں سے پہلے مسح کرنا چاہئے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ دائیں پاؤں کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں پاؤں کو بائیں ہاتھ سے مسح کریں۔

سر اور پاؤں کے مسح کے مشترکہ مسائل

۱۔ مسح میں ہاتھ کو سر اور پاؤں پر کھینچنا چاہئے اور اگر ہاتھ کو ایک جگہ قرار دے کر سر یا پاؤں کو اس پر کھینچ لیا جائے تو وضو باطل ہے، لیکن اگر ہاتھ کو کھینچتے وقت سر یا پاؤں میں تھوڑی سی حرکت پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ اگر مسح کے لئے ہتھیلی میں کوئی رطوبت باقی نہ رہی ہو تو ہاتھ کو باہر کے کسی پانی سے تر نہیں کر سکتے، بلکہ وضو کے دیگر اعضاء سے رطوبت کو لے کر اس سے مسح کیا جائے گا۔

۳۔ ہاتھ کی رطوبت اس قدر ہونا چاہئے کہ سر اور پاؤں پر اثر کرے۔

۴۔ مسح کی جگہ (سر اور پاؤں کا اوپر والا حصہ) خشک ہونا چاہئے، اس لحاظ سے اگر مسح کی جگہ تر ہو تو اسے پہلے خشک کر لینا چاہئے، لیکن اگر رطوبت اتنی کم ہو کہ ہاتھ کی رطوبت کے اثر کے لئے مانع نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

وضو کی شرائط

بیان ہونے والی شرائط کے ساتھ وضو صحیح ہے، اور ان میں سے کسی ایک کے نہ ہونے پر وضو باطل ہے۔

وضو کی شرائط

۱) ــــــ وضو کے پانی اور برتن کی شرائط

۲) ــــــ وضو کا پانی پاک ہو (نجس نہ ہو)

۳) ــــــ وضو کا پانی مباح ہو (غصبی نہ ہو)

۴) ــــــ وضو کا پانی مطلق ہو (مضاف نہ ہو)

۵) ــــــ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو

۶) ــــــ وضو کے پانی کا برتن سونے اور چاندی کا نہ ہو

۲۔ اعضائے وضو کی شرائط

۱) ــــــ پاک ہوں

۲) ــــــ ان تک پانی پہنچنے میں کوئی چیز مانع نہ ہو

۳۔ کیفیت وضو کی شرائط

۱) ــــــ ترتیب کی رعایت (اعمال وضو میں بیان ہوئی ترتیب کے مطابق)

۲) ــــــ موالات کی رعایت (اعمال وضو کے درمیان فاصلہ نہ ہو)

۳) ــــــ خود انجام دے (کسی اور سے مدد نہ لے)

۴۔ وضو کرنے والے کی شرائط

i۔ اس کے لئے پانی کا استعمال باعث حرج نہ ہو۔

ii۔ قصد قربت سے وضو کرے (ریا کاری نہ کرے)

چند مسائل

۱۔ موالات، یعنی اعمال وضو کا پے در پے بجالانا تا کہ ایک سے دوسرے اعمال میں فاصلہ نہ ہو۔

۲۔ اگر وضو کے اعمال کے درمیان اتنا وقفہ کیا جائے کہ جب کسی عضو کو دھونا یا مسح کرنا چاہے تو اس سے پہلے والے وضو یا مسح کئے ہوئے عضو کی رطوبت خشک ہو چکی ہو، تو وضو باطل ہے۔

۳۔ جو شخص وضو کو خود انجام دے سکتا ہو، اسے دوسروں سے مدد حاصل نہیں کرنی چاہئے، لہٰذا اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ اور منہ دھوئے یا اس کا مسح انجام دے، تو وضو باطل ہے۔

۴۔ جو خود وضو نہ کر سکتا ہو، اسے نائب مقرر کرنا چاہئے جو اس کا وضو انجام دے سکے، اگر چہ اس طرح اجرت بھی طلب کرے، تو استطاعت کی صورت میں دینا چاہئے، لیکن وضو کی نیت کو خود انجام دے۔

۵۔ جو جانتا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں بیمار ہو جائے گا یا بیمار ہونے کا خوف ہو، اسے تیمم کرنا چاہئے اور اگر وضو کرے، اس کا وضو باطل ہے، لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اور وضو کرنے کے بعد پتہ چلے کہ پانی مضر تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۶۔ وضو کو قصد قربت کے ساتھ انجام دینا چاہئے یعنی خدائے تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے وضو انجام دے۔

وضو جبیرہ

''جبیرہ'' کی تعریف: جو دوائی زخم پر لگائی جاتی ہے یا جو چیز مرہم پٹی کے عنوان سے زخم پر باندھی جاتی ہے، اسے ''جبیرہ'' کہتے ہیں۔

۱۔ اگر کسی کے اعضائے وضو پر زخم یا شکستگی ہو اور معمول کے مطابق وضو کر سکتا ہو، تو اسے معمول کے مطابق وضو کرنا چاہئے۔

مثلاً

الف	زخم کھلا ہے اور پانی اس کے لئے مضر نہیں ہے۔
ب	زخم پر مرہم پٹی لگی ہے لیکن کھولنا ممکن ہے اور پانی مضر نہیں ہے۔

۲۔ زخم چہرے پر یا ہاتھوں میں ہو، کھلا ہو اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو اس کے اطراف کو دھویا جانا کافی ہے۔

۳۔ اگر زخم یا شکستگی سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصہ (مسح کی جگہ) میں ہو، اور زخم کھلا ہو، اگر مسح نہ کر سکے، تو ایک کپڑا اس پر رکھ کر ہاتھ میں موجود وضو کی باقی ماندہ رطوبت سے کپڑے پر مسح کریں۔

وضوء جبیرہ انجام دینے کا طریقہ

وضوء جبیرہ میں وضو کی وہ جگہیں جن کو دھونا یا مسح کرنا ممکن ہو، معمول کے مطابق دھویا یا مسح کیا جائے، اور جن مواقع پر یہ ممکن نہ ہو، تو تر ہاتھ کو جبیرہ پر کھینچ لیں۔

چند مسائل

۱۔ اگر جبیرہ نے حد معمول سے بیشتر زخم کے اطراف کو ڈھانپ لیا ہو اور اسے ہٹانا ممکن نہ ہو تو وضو جبیرہ کرنے کے بعد ایک تیمم بھی انجام دینا چاہئے۔

۲۔ جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا فریضہ وضوء جبیرہ ہے یا تیمم احتیاط واجب کی بنا پر اسے دونوں (یعنی وضوء جبیرہ و تیمم) انجام دینا چاہئے۔

۳۔ اگر جبیرہ نے پورے چہرے یا ایک ہاتھ کو پورے طور پر ڈھانپ لیا ہو تو وضوء جبیرہ کافی ہے۔

۴۔ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ (مرہم پٹی) ہو اور وضو کے وقت اس پر تر ہاتھ کھینچا ہو، تو سر اور پاؤں کو بھی اسی رطوبت سے مسح کر سکتا ہے یا وضو کی دوسری جگہوں سے رطوبت لے سکتا ہے۔

۵۔ اگر چہرہ اور ہاتھ پر چند جبیرہ ہوں، تو ان کی درمیان والی جگہ کو دھونا چاہئے، یا اگر (چند) جبیرہ سر اور پاؤں کے اوپر والے حصے میں ہوں تو ان کے درمیان والی جگہوں پر مسح کرنا چاہئے، اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے ان پر جبیرہ کے حکم پر عمل کرے۔

وضو کیسے باطل ہوتا ہے؟

۱۔ انسان سے پیشاب، یا پاخانہ یا ریح خارج ہونا۔

۲۔ نیند، جب کان نہ سن سکیں اور آنکھیں نہ دیکھ سکیں۔

۳۔ وہ چیزیں جو عقل کو ختم کر دیتی ہیں، جیسے: دیوانگی، مستی اور بیہوشی۔

۴۔ عورتوں کا استحاضہ وغیرہ۔

۵۔ جو چیز غسل کا سبب بن جاتی ہے، جیسے جنابت، حیض، مس میت وغیرہ۔

غسل

واجب غسلوں کی قسمیں:

مردوں اور عورتوں کے درمیان مشترک

۱) جنابت

۲) مس میت

۳) میت

نوٹ: نذر، قسم، عہد کے ذریعے واجب ہونے والا غسل

عورتوں سے مخصوص

۱) حیض

۲) استحاضہ

۳) نفاس

جنابت کے اسباب

۱۔ منی کا نکلنا (کم ہو یا زیادہ، سوتے میں ہو یا جاگتے میں)

۲۔ جماع (حلال طریقہ سے ہو یا حرام منی نکل آئے یا نہ نکلے)

۲۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ آئے تو جنابت کا سبب نہیں ہوتا۔

۳۔ جو شخص یہ جانتا ہو کہ منی اس سے نکلی ہے یا یہ جانتا ہو کہ جو چیز باہر آئی ہے وہ منی ہے، تو وہ مجنب سمجھا جائے گا اور اسے ایسی صورت میں غسل کرنا چاہئے۔

۴۔ جو شخص یہ نہیں جانتا کہ جو چیز اس سے نکلی ہے، وہ منی ہے یا نہیں، تو منی کی علامت ہونے کی صورت میں مجنب ہے ورنہ حکم جنابت نہیں ہے۔

۵۔ منی کی علامتیں:

i) شہوت کے ساتھ نکلے

ii) دباؤ اور اچھل کر نکلے

iii) باہر آنے کے بعد بدن سست پڑے

(اس لحاظ سے اگر کسی سے کوئی رطوبت نکلے اور نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا نہ، تو مذکورہ تمام علامتوں کے موجود ہونے کی صورت میں وہ مجنب مانا جائے گا، ورنہ مجنب نہیں ہے، چنانچہ اگر ان علامتوں میں سے کوئی ایک علامت نہ پائی جاتی ہو اور بقیہ تمام علامتیں موجود ہوں تب بھی وہ مجنب نہیں مانا جائے گا، عورت اور بیمار کے لئے صرف شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا کافی ہے۔)

۶۔ مستحب ہے انسان منی کے نکلنے کے بعد پیشاب کرے اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد کوئی رطوبت اس سے نکلے، اور نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا نہیں تو وہ منی کے حکم میں ہے۔

وہ کام جو مجنب پر حرام ہیں

۱۔ قرآن مجید کی لکھائی، خداوند عالم کے نام، احتیاط واجب کے طور پر پیغمبروں، ائمہ اطہار اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی کو بدن کے کسی حصہ سے چھونا۔

۲۔ مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونا، اگر چہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل بھی جائے۔

۳۔ مسجد میں ٹھہرنا۔

۴۔ مسجد میں کسی چیز کو رکھنا اگر چہ باہر سے ہی ہو۔

۵۔ قرآن مجید کے ان سوروں کا پڑھنا، جن میں واجب سجدہ ہے، حتیٰ ایک کلمہ بھی پڑھنا حرام ہے۔

۶۔ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں توقف کرنا۔ (احتیاط واجب کی بنا پر)

۷۔ قرآن مجید کے وہ سورے جن میں واجب سجدہ ہیں:

i) سورہ نمبر ۳۲۔ سورہ حم سجدہ، آیت ۱۵

ii) سورہ نمبر ۴۱۔ فصلت، آیت ۳۷

iii) سورہ نمبر ۵۳۔ نجم، آخری آیت

iv) سورہ نمبر ۹۶۔ علق، آخری آیت

غسل کرنے کا طریقہ

غسل دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے:

ترتیبی | ارتماسی

۱۔ غسل ترتیبی میں پہلے سر و گردن کو دھویا جاتا ہے، پھر بدن کا دایاں نصف حصہ اور اس کے بعد بدن کا بایاں نصف حصہ دھویا جاتا ہے۔ [1]

۲۔ ارتماسی غسل میں، پورے بدن کو ایک دفعہ پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے، لہذا غسل ارتماسی اسی صورت میں ممکن ہے جب اتنا پانی موجود ہو جس میں پورا بدن پانی کے نیچے ڈوب سکے۔

---

۱) آیت اللہ خامنہ ای: غسل ترتیبی میں دائیں نصف حصہ کو مقدم کرنا احتیاط واجب کی بناء پر ہے۔

چند مسائل

۱۔ موالات کے علاوہ تمام شرائط جو وضو کے صحیح ہونے کے بارے میں بیان ہوئے، غسل کے صحیح ہونے میں بھی شرط ہیں، اور ضروری نہیں ہے کہ بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔

۲۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں تو وہ تمام غسلوں کی نیت سے صرف ایک غسل بجالا سکتا ہے۔

۳۔ جو شخص غسل جنابت بجالائے، اسے نماز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے، لیکن دوسرے غسلوں سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔

۴۔ غسل ارتماسی میں پورا بدن پاک ہونا چاہئے، لیکن غسل ترتیبی میں پورے بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے، اور اگر ہر حصہ کو غسل سے پہلے پاک کیا جائے تو کافی ہے۔

۵۔ غسل جبیرہ، وضوء جبیرہ کی مانند ہے، لیکن احتیاط واجب کی بناء پر اسے ترتیبی صورت میں بجالانا چاہئے۔

غسل میت

اگر کوئی مومن اس دنیا سے چلا جائے، تو تمام مکلفین پر واجب ہے کہ اسے غسل دیں، کفن دیں، اس پر نماز پڑھیں اور پھر اسے دفن کریں، لیکن اگر اس کام کو بعض افراد انجام دے دیں تو دوسروں سے ساقط ہو جاتا ہے۔

میت کو درج ذیل تین غسل دینا واجب ہیں:

۱۔ سدر (بیری) کے پانی سے

۲۔ کافور کے پانی سے

۳۔ خالص پانی سے

غسل میت، غسل جنابت کی طرح ہے، احتیاط واجب ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو، میت کو غسل ارتماسی نہ دیں۔

غسل مس میت

اگر کوئی شخص اپنے بدن کے کسی ایک حصہ کو ایسے مردہ انسان سے مس کرے جو سرد ہو چکا ہو اور اسے ابھی غسل نہ دیا گیا ہو، تو اسے غسل مس میت کرنا چاہئے۔

تیمم

(وضو اور غسل کا بدل ہے)

تیمم کب کریں؟

- پانی مہیا نہ ہو یا پانی تک رسائی نہ ہو۔
- پانی اس کے لئے مضر ہو (مثال کے طور پر، پانی کے استعمال سے کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے)
- اگر پانی کو وضو یا غسل کے لئے استعمال کرے تو، خود یا اس کے بیوی بچے یا دوست یا اس سے مربوط افراد تشنگی کی وجہ سے مر جائیں یا بیمار ہو جائیں (حتی ایسا حیوان بھی جو اس کے پاس ہو)
- بدن یا لباس نجس ہو اور پانی اتنا ہو کہ صرف ان کو پاک کر سکے اور دوسرا لباس بھی نہ ہو۔
- وضو یا غسل کرنے کے لئے وقت نہ ہو۔

تیمم کا طریقہ

- دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا، جس پر تیمم صحیح ہو۔
- دونوں ہاتھوں کو سر کے بال اگنے کی جگہ سے بھوؤں کے سمیت پیشانی کے دونوں طرف کھینچ کر ناک کے اوپر تک لے آنا۔
- بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچنا۔
- دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچنا۔ (۱)

۱۔ تیمم کے تمام اعمال کو تیمم کی نیت اور حکم الٰہی کی اطاعت کے قصد سے انجام دینا اور اس امر کا بھی خیال رکھنا کہ تیمم وضو کے بدلے ہے یا غسل کے بدلے۔

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا جائز ہے

مٹی

ریت

پتھروں کی مختلف قسمیں جیسے: سنگ مرمر، سنگ گچ (چونے کا پتھر پختہ ہونے سے پہلے)

پختہ مٹی جیسے اینٹ، مٹی کا برتن

---

۱) آیت اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیرے، خواہ تیمم وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے۔

چند مسائل

۱۔ وضو کے بدلے کئے جانے والے تیمم اور غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں نیت کے علاوہ کسی چیز میں فرق نہیں ہے۔

۲۔ جس شخص نے وضو کے بدلے تیمم کیا ہو، اگر وضو کو باطل کرنے والی چیزوں سے کوئی چیز اس سے سرزد ہو جائے تو اس کا تیمم باطل ہوگا۔

۳۔ اگر کوئی شخص غسل کے بدلے تیمم کرے تو غسل کو باطل کرنے والے اسباب میں سے کسی کے سرزد ہونے پر اس کا تیمم باطل ہوگا۔

۴۔ تیمم اس صورت میں صحیح ہے کہ وضو یا غسل کرنا ممکن نہ ہو۔ اس لئے اگر کسی عذر کے بغیر تیمم کرے تو صحیح نہیں ہے اور اگر عذر برطرف ہو جائے، مثلاً پانی نہ تھا اور اب پانی موجود ہے تو اس صورت میں تیمم باطل ہے۔

۵۔ اگر غسل جنابت کے لئے تیمم کیا گیا ہو تو ضروری نہیں ز نماز کے لئے وضو کیا جائے لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے میں تیمم کیا گیا ہو تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی ہے بلکہ نماز کے لئے الگ سے وضو کرنا چاہئے اور اگر وضو کرنا اس کے لئے مشکل ہو تو وضو کے بدلے ایک اور تیمم انجام دے۔

تیمم کے صحیح ہونے کی شرائط

- اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور ہاتھ پاک ہوں۔
- پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر اوپر سے نیچے کی طرف مسح کیا جائے۔
- وہ چیز، جس پر تیمم کیا جارہا ہے وہ پاک اور مباح ہونا چاہیے۔
- ترتیب کی رعایت کریں۔
- موالات کی رعایت کریں۔
- مسح کرتے وقت ہاتھ اور پیشانی کے درمیان نیز اسی طرح ہاتھ اور ہاتھ کی پشت کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

نماز

واجب و مستحب نمازیں

۱) واجب

الف: یومیہ

۱) صبح
۲) ظہر
۳) عصر
۴) مغرب
۵) عشاء

ب: وقتی

۱) آیات
۲) واجب طواف
۳) میت
۴) باپ[1] کی قضاء نمازیں، بڑے بیٹے پر
۵) وہ نماز جو نذر کرنے سے واجب ہوتی ہے

۲) مستحب (بہت زیادہ ہیں)

---

۱) آیت اللہ خامنہ ای: ماں اور باپ دونوں

اوقات نماز

فجر: اذان صبح کے نزدیک، مشرق کی طرف سے ایک سفیدی بلند ہوتی ہے، اسے ''فجر اول'' کہتے ہیں۔ جب یہ سفیدی پھیلتی ہے تو اسے ''فجر ثانی'' کہتے ہیں اور یہی صبح کی نماز کا وقت ہے۔

ظہر: اگر ایک لکڑی یا اس کے مانند کسی چیز کو زمین پر سیدھا گاڑ دیا جائے تو جب اس کا سایہ گھٹنے کے بعد پھر سے بڑھنا شروع ہوجائے تو یہ ''ظہر شرعی'' یعنی نماز ظہر کا اول وقت ہے۔

مغرب: ''مغرب'' اس وقت کو کہتے ہیں جب سورج کے ڈوبنے کے بعد مشرق کی طرف پیدا ہونے والی سرخی زائل ہوجائے۔

نصف شب: اگر غروب آفتاب سے اذان صبح تک کے فاصلے کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو اس کا درمیانی وقت ''نصف شب'' اور نماز عشا کا آخری وقت ہے۔

چند مسائل:

۱۔ اگر پوری نماز کو وقت سے پہلے پڑھا جائے یا نماز کو عمداً وقت سے پہلے شروع کیا جائے تو نماز باطل ہے۔

> اگر نماز کو اپنے وقت کے اندر پڑھا جائے تو اسے احکام کی اصطلاح میں ''ادا'' کہتے ہیں۔
> اگر نماز کو اپنے کے بعد پڑھا جائے تو اسے احکام کی اصطلاح میں ''قضا'' کہتے ہیں۔

۲۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کو اول وقت میں پڑھے، اور جتنا اول وقت کے نزدیک تر ہو بہتر ہے، مگر یہ کہ نماز میں تاخیر کرنا کسی وجہ سے بہتر ہو، مثلاً انتظار کرے تا کہ نماز کو باجماعت پڑھے۔

۳۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز گزار اگر مستحبات کو بجالائے تو نماز کا کچھ حصہ بعد از وقت پڑھا جائے گا، تو مستحبات کو نہ بجالایا جائے، مثلاً اگر قنوت پڑھنا چاہے تو نماز کا وقت گزر جائے گا، تو اس صورت میں قنوت کو نہ پڑھے۔

قبلہ

۱۔ خانہ کعبہ، جو شہر مکہ اور مسجد الحرام میں واقع ہے، مسلمانوں کا قبلہ ہے اور نماز گزار کو اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

۲۔ جو شہر مکہ سے باہر یا اس سے دور رہتے ہیں، اگر ایسے کھڑے ہو جائیں کہ کہا جائے یہ رو بہ قبلہ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ کافی ہے۔

لباس

نماز گزار کے لباس کی مقدار:

۱۔ مردوں کو اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنا چاہئے اور بہتر ہے ناف سے زانو تک ڈھانپا جائے۔

۲۔ عورتوں کو درج ذیل اعضاء کے علاوہ اپنا پورا بدن ڈھانپنا چاہئے:

- ہاتھوں کو کلائی تک
- پاؤں کو ٹخنوں تک
- چہرہ اتنی مقدار میں جو وضو میں دھویا جاتا ہے

نماز گزار کے لباس میں درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

- پاک ہو (نجس نہ ہو)
- مباح ہو (غصبی نہ ہو)
- مردار کے اجزاء کا بنا ہوا نہ ہو۔ مثلاً ایسے حیوان کی کھال کا بنا ہوا نہ ہو، جسے اسلامی دستورات کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو، حتیٰ اگر کمر بند اور ٹوپی بھی اس کی بنی ہوئی نہ ہو۔
- مردوں کا لباس سونے یا خالص ابریشم کا بنا ہوا نہ ہو۔

وہ مواقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل نہیں ہے:

- نہیں جانتا کہ بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھنے کے بعد متوجہ ہو جائے۔
- بدن میں موجودہ زخم کی وجہ سے بدن یا لباس نجس ہوا ہے اور دھونا یا تبدیل کرنا دشوار ہو۔
- نماز گزار کا لباس یا بدن خون سے نجس ہوا ہو لیکن خون کی مقدار "ایک درہم"[1] سے کم ہو۔
- نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے ناچار ہو، مثلاً تطہیر کے لئے پانی نہ ہو۔

چند مسائل:

۱۔ اگر نماز گزار کے چھوٹے لباس، جیسے: دستانہ اور موزہ نجس ہوں یا ایک چھوٹا نجس رومال جیب میں ہو، اگر یہ چیزیں حرام گوشت مردار کے اجزاء سے بنی ہوئی نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۲۔ نماز میں عبا، سفید اور پاکیزہ لباس پہننا، خوشبو کا استعمال کرنا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔

۳۔ کالے، گندے، تنگ اور نقش و نگار والے کپڑے پہننا اور نماز میں لباس کے بٹن کھلے رکھنا مکروہ ہے۔

---

۱) ایک درہم تقریباً ۲ ملی میٹر قطر والے دائرہ کے برابر ہوتا ہے۔ (مترجم)

نماز گزار کی جگہ کی شرائط

- مباح ہو (غصبی نہ ہو)
- بے حرکت ہو (گاڑی کی طرح حرکت کی حالت میں نہ ہو)
- تنگ اور اس کی چھت اتنی نیچی نہ ہو کہ نماز گزار آسانی کے ساتھ قیام، رکوع اور سجود کو صحیح طور پر نہ بجالا سکے۔
- (سجدہ کی حالت میں) پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔
  نماز گزار کی جگہ اگر نجس ہو تو اس قدر تر نہ ہو کہ نجاست بدن یا لباس میں سرایت کر جائے۔
- (سجدہ کی حالت میں) پیشانی رکھنے کی جگہ زانو سے اور احتیاط واجب کی بناء پر پاؤں کی انگلیوں سے، ملی ہوئی چار انگلیوں سے پست تر یا بلند تر نہ ہو۔

مستحب ہے انسان نماز کو مسجد میں پڑھے اور اسلام میں اس مسئلہ کی بہت تاکید ہوئی ہے۔

واجباتِ نماز

واجبات نماز گیارہ ہیں، ان میں سے بعض رکن و بعض غیر رکن ہیں:

رکن

۱) نیت
۲) قیام
۳) تکبیرۃ الاحرام
۴) رکوع
۵) سجود

غیر رکن

۱) قرأت
۲) ذکر
۳) تشہد
۴) سلام
۵) ترتیب
۶) موالات

رکن وغیر رکن میں فرق:

۱۔ ارکان نماز، نماز کے بنیادی اجزاء میں شمار ہوتے ہیں، چنانچہ ان میں سے کسی ایک کو اگر نہ بجالایا گیا یا اس میں اضافہ کیا گیا، اگرچہ فراموشی کی وجہ سے ایسا ہوا ہو، تو نماز باطل ہے۔

۲۔ دوسرے واجبات کو اگرچہ انجام دینا لازم اور ضروری ہے لیکن اگر فراموشی سے ان میں کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہے۔

واجبات نماز کے احکام

نیت:

۱۔ نمازگزار کو نماز کی ابتداء سے انتہا تک یہ جاننا چاہئے کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے اور اسے خدائے تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے پڑھنا چاہئے۔

۲۔ نیت کو زبان پر لانے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر زبان پر لائی بھی جائے تو کوئی مشکل نہیں۔

۳۔ نماز، ہر قسم کی ریاکاری اور ظاہرداری سے دور ہونی چاہئے، یعنی نماز کو صرف خدا کے حکم کو بجالانے کی نیت سے پڑھنا چاہئے۔ اگر پوری نماز یا اس کا ایک حصہ غیر خدا کے لئے ہو تو باطل ہے۔

تکبیرۃ الاحرام:

۱۔ ''اللہ اکبر'' کہنے سے نماز شروع ہوتی ہے اور اسے ''تکبیرۃ الاحرام'' کہتے ہیں، کیونکہ اس تکبیر کے کہنے سے، بہت سے وہ کام جو نماز سے پہلے جائز تھے، نمازگزار پر حرام ہوجاتے ہیں:

جیسے: کھانا، پینا، ہنسنا اور رونا

۲۔ صحیح عربی تلفظ میں کہی جائے

۳۔ ''اللہ اکبر'' کہتے وقت بدن سکون میں ہو۔

۴۔ تکبیرۃ الاحرام کو ایسے کہنا چاہئے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو خود سن سکے، یعنی بہت آہستہ نہیں کہنا چاہئے۔

قیام:

قیام یعنی کھڑا رہنا، بعض مواقع پر قیام ارکان نماز میں سے ہے اور اس کا ترک نماز کو باطل کرتا ہے، لیکن جو افراد کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے معذور ہوں ان کا حکم جدا ہے، اسکے مسائل آئندہ بیان کئے جائیں گے۔

قیام کی اقسام

رکن
- تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام
- رکوع سے پہلے قیام

غیر رکن
- قرأت کے دوران قیام
- رکوع کے بعد قیام

چند مسائل:

۱۔ واجب ہے نماز گزار تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اس کے بعد قدرے کھڑا رہے تا کہ اطمینان پیدا ہو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام قیام کی حالت میں کہی ہے۔

۲۔ قیام قبل از رکوع کا مفہوم یہ ہے کہ کھڑے رہنے کی حالت کے بعد رکوع میں جائے، اس بناء پر اگر قرأت کے بعد رکوع کو فراموش کر کے سیدھے سجدہ میں جائے اور سجدہ کرنے سے پہلے یاد آئے، تو پھر سے مکمل طور پر کھڑے ہو کر چند لمحے رکنے کے بعد رکوع کو بجالائے اور اس کے بعد سجدہ میں جائے۔

۳۔ وہ امور جن سے قیام کی حالت میں پرہیز کرنا چاہئے:

بدن کو حرکت دینا

کسی طرف جھکنا

کسی جگہ یا چیز سے ٹیک لگانا

پاؤں کو زیادہ کھول کے رکھنا

پاؤں کو زمین سے بلند کرنا

۴۔ نماز گزار کو چاہئے کہ کھڑے رہنے کی حالت میں دونوں پاؤں کو زمین پر رکھے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بدن کا وزن دونوں پاؤں پر برابر پڑے بلکہ اگر بدن کا وزن ایک پیر پر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۔ جو شخص کسی بھی صورت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو اسے چاہئے بیٹھ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے۔

۶۔ واجب ہے رکوع کے بعد مکمل طور پر کھڑے ہو کر رکے (قیام) اور پھر سجدہ میں جائے، اگر اس قیام کو عمداً ترک کرے تو نماز باطل ہے۔

قرأت

۱۔ پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور کسی دوسرے سورے کے پڑھنے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ حمد یا تسبیحات اربعہ کے پڑھنے کو "قرأت" کہتے ہیں۔

۲۔ تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت کو آہستہ (اخفات کے طور پر) پڑھنا چاہئے، لیکن پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور دوسرے سورہ کے بارے میں حکم حسب ذیل ہے:

نماز	نمازگزار	حکم
ظہر وعصر	مرد اور عورت	آہستہ پڑھنا چاہئے۔
مغرب، عشاو صبح	مرد	بلند پڑھنا چاہئے۔
مغرب، عشاو صبح	عورت	اگر نامحرم اس کی آواز کو نہ سنتا ہو تو بلند آواز میں پڑھ سکتی ہے۔ اور اگر کوئی نامحرم سنتا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر آہستہ پڑھے۔

۳۔ اگر نماز بلند پڑھنے کی جگہ عمداً آہستہ پڑھی جائے یا آہستہ پڑھی جانے کی جگہ عمداً بلند پڑھی جائے تو نماز باطل ہے، لیکن بھولے سے یا مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کیا جائے تو نماز صحیح ہے۔

رکوع

۱۔ نماز گزار کو ہر رکعت میں قرأت کے بعد اس قدر خم ہونا چاہئے کہ اس کے ہاتھ زانو تک پہنچ جائیں اور اس عمل کو ''رکوع'' کہتے ہیں۔

واجبات رکوع

۱) ——— بیان شدہ حد تک خم ہونا
۲) ——— ذکر (کم از کم تین مرتبہ سبحان اللہ کہنا)
۳) ——— ذکر پڑھتے وقت بدن کا قرار میں ہونا
۴) ——— رکوع کے بعد اٹھنا
۵) ——— رکوع کے بعد بدن کا قرار

چند مسائل

۱۔ رکوع میں، جو بھی ذکر پڑھا جائے کافی ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' یا ایک مرتبہ ''سبحان ربی العظیم وبحمدہ'' سے کم تر نہ ہو۔

۲۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھنے کی مقدار میں بدن سکون میں ہونا چاہئے۔

۳۔ اگر رکوع کی مقدار میں خم ہوکر بدن کے سکون پانے سے پہلے عمداً ذکر رکوع پڑھا جائے تو نماز باطل ہے۔

۴۔ اگر واجب ذکر تمام ہونے سے پہلے، رکوع سے عمداً سر اٹھایا جائے تو نماز باطل ہے۔

۵۔ ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد بلند ہونا چاہئے اور اس کے بعد بدن آرام پائے اور پھر سجدہ میں جانا چاہئے اور اگر بلند ہونے سے پہلے یا بلند ہوکر آرام پانے سے پہلے عمداً سجدہ میں جائے تو نماز باطل ہے۔

سجود

۱۔ نماز گزار کو واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں، رکوع کے بعد دو سجدے بجالانے چاہئیں۔

۲۔ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔

واجبات سجدہ

۱) بدن کے سات اعضاء زمین پر رکھنا۔

۲) ذکر

۳) ذکر سجدہ کے دوران بدن کا سکون کی حالت میں ہونا

۴) دو سجدوں کے درمیان سر بلند کر کے آرام سے بیٹھنا

۵) ذکر کے دوران سات عضو کا زمین پر ہونا

۶) سجدہ کی جگہوں کا مسطح اور برابر ہونا

۷) ایسی چیز پر پیشانی کو رکھنا کہ سجدہ اس پر جائز ہو

۸) پیشانی رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا

۹) دونوں سجدوں کے درمیان موالات کی رعایت کرنا

واجبات سجدہ

کن چیزوں پر سجدہ جائز ہے؟

۱۔ سجدہ میں پیشانی کو زمین پر یا زمین سے اگنے والی ہر اس چیز پر رکھنا چاہئے جو کھانے پینے یا پہننے میں استعمال نہ ہوتی ہو۔ مثلاً

- مٹی
- پتھر
- پختہ مٹی
- چونا
- لکڑی
- گھاس

چند مسائل:

۱۔ معدن سے حاصل ہونے والی چیزوں، جیسے سونا، چاندی، عقیق اور فیروزہ وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے۔

۳۔ زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر سجدہ صحیح ہے جو حیوانوں کی خوراک ہو جیسے گھاس پھوس۔

۴۔ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے اگر چہ وہ کپاس اور اس جیسی چیزوں سے ہی کیوں نہ بنا ہو۔

۵۔ سجدہ کے لئے سب سے بہتر چیز تربت حضرت سید الشہدا علیہ السلام ہے اور اس کے بعد ترتیب کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزیں ہیں:

مٹی ← پتھر ← گھاس

۶۔ اگر پہلے سجدہ میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے اور سجدہ گاہ کو الگ کئے بغیر دوسرے سجدہ میں جائے تو نماز باطل ہے۔

۷۔ قرآن مجید کے چار سوروں میں آیۂ سجدہ ہے۔ اگر انسان اس آیت کی تلاوت کرے یا کوئی اور اس کی تلاوت کرتا ہو، اس کو سنے، تو اس آیت کے تمام ہونے کے فوراً بعد سجدہ انجام دینا چاہئے۔

۸۔ وہ سورے جن میں آیۂ سجدہ ہے

۱) ——— سورہ نمبر ۳۲۔ سورہ حم سجدہ، آیت ۱۵

۲) ——— سورہ نمبر ۴۱۔ فصلت، آیت ۳۷

۳) ——— سورہ نمبر ۵۳۔ نجم، آخری آیت

۴) ——— سورہ نمبر ۹۶۔ علق، آخری آیت

اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب یاد آئے سجدہ کرنا چاہئے۔

۹۔ ان آیات کے لئے سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا چاہئے جس پر سجدہ کرنا جائز ہے، البتہ سجدہ کے دیگر شرائط کی رعایت کرنا ضروری نہیں ہے۔

۱۰۔ اس سجدہ میں ذکر پڑھنا واجب نہیں ہے، لیکن مستحب ہے۔

تشہد

دوسری رکعت اور واجب نمازوں کی آخری رکعت میں، نماز گزار کو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا چاہئے اور بدن کے سکون میں آنے کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے، یعنی کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

سلام

۱۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد سلام پڑھنا چاہئے اور نماز کو تمام کرنا چاہئے۔

۲۔ سلام کی واجب مقدار ان دو میں سے ایک سلام ہے:

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۳۔ ان دو سلاموں سے پہلے یہ کہنا مستحب ہے:

السلام علیك ایها النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

یعنی تینوں سلاموں کو پڑھے۔

ترتیب

نماز کو اس ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہئے: تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجود اور دوسری رکعت میں سجدوں کے بعد، تشہد پڑھے اور آخری رکعت میں سجدوں کے بعد، تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔

موالات

۱۔ موالات، یعنی نماز کے اجزاء کو یکے بعد دیگرے انجام دینا اوران کے درمیان فاصلہ نہ ڈالنا۔

۲۔ اگر اجزائے نماز کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ کہا جائے یہ شخص نماز نہیں پڑھتا ہے، تو اس کی نماز باطل ہے۔

۳۔ رکوع و سجود میں طول دینا اور لمبے سورے پڑھنا موالات کو نہیں توڑتا۔

قنوت

۱۔ نماز کی دوسری رکعت میں حمد و سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے، قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے چہرہ کے مقابل لائے اور کوئی دعا یا ذکر پڑھے۔

۲۔ قنوت میں کوئی بھی ذکر پڑھ سکتے ہیں۔

نماز کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا یعنی: ۳۴ ''مرتبہ اللہ اکبر''، ۳۳مرتبہ الحمد للہ'' اور مرتبہ سبحان اللہ'' پڑھنا مستحب ہے۔

مبطلات نماز

جب نماز گزار تکبیرۃ الاحرام کہتا ہے اور نماز کو شروع کرتا ہے تو اس کے خاتمہ تک بعض کام اس پر حرام ہوجاتے ہیں، چنانچہ اگر نماز میں ان میں سے کوئی کام انجام دے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی، ان میں سے اہم امور حسب ذیل ہیں:

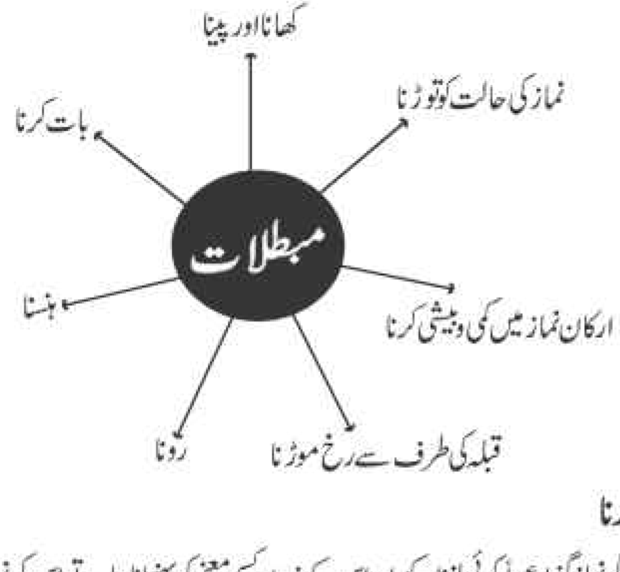

بات کرنا

۱۔ اگر نماز گزار عمداً کوئی لفظ کہے اور اس کے ذریعہ کسی معنیٰ کو پہنچانا چاہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۲۔ اگر نماز گزار عمداً کوئی لفظ کہے اور یہ لفظ دو یا دو سے زائد حروف پر مشتمل ہو، اگرچہ اس کے ذریعہ کسی معنیٰ کو پہنچانا مقصد نہ ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔

۳۔ نماز میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر کسی نے نماز گزار کو سلام کیا تو اس کا جواب دیدے اور چاہئے کہ سلام کو مقدم قرار دے۔ مثلاً کہے:

''السلام علیك یا السلام علیکم یعنی علیکم السلام'' نہ کہے:

ہنسنا اور رونا

۱۔ اگر نماز گزار عمداً قہقہہ لگا کر ہنسے، تو اس کی نماز باطل ہے۔
۲۔ مسکرانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔
۳۔ اگر نماز گزار کسی دنیوی کام کے لئے عمداً آواز کے ساتھ، روئے تو اس کی نماز باطل ہے۔
۴۔ آواز کے بغیر رونے، خوف خدا یا آخرت کے لئے رونے سے، اگر چہ آواز کے ساتھ ہو، نماز باطل نہیں ہوتی۔

قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا

۱۔ اگر عمداً اس درجہ قبلہ سے رخ موڑلے کہ کہا جائے وہ قبلہ رخ نہیں ہے، تو نماز باطل ہے۔
۲۔ اگر بھولے سے پورے رخ کو قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف موڑلے، تو احتیاط واجب ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے، لیکن اگر پوری طرح قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف منحرف نہ ہوا ہو تو نماز صحیح ہے۔

نماز کی حالت کو توڑنا

۱۔ اگر نماز گزار نماز کے دوران کوئی ایسا کام انجام دے جس سے نماز کی اتصالی حالت (ہیئت) ٹوٹ جائے، مثلاً مبطلات نماز کا ساتواں اور آٹھواں نمبر، تالی بجانا اور اچھل کود کرنا وغیرہ، اگر چہ سہواً بھی ایسا کام انجام دے تو نماز باطل ہے۔
۲۔ اگر نماز کے دوران اس قدر خاموش ہو جائے کہ دیکھنے والے یہ کہیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو نماز باطل ہے۔
۳۔ واجب نماز کو توڑنا حرام ہے، مگر مجبوری کے عالم میں، جیسے درج ذیل مواقع پر:

حفظ جان	حفظ مال	مالی اور جانی ضرر کو روکنے کے لئے

۴۔ قرض کو ادا کرنے کے لئے نماز کو درج ذیل شرائط میں توڑ دے تو کوئی حرج نہیں:

i) قرضدار، قرض کو لینا چاہتا ہو۔

ii) نماز کا وقت تنگ نہ ہو، یعنی قرض ادا کرنے کے بعد نماز کو بصورت ادا پڑھ سکے۔

iii) نماز کی حالت میں قرض کو ادا نہ کرسکتا ہو۔

۵۔ بے اہمیت مال کے لئے نماز کو توڑنا مکروہ ہے۔

نماز میں شک کی قسمیں

۱۔ نماز کے اجزاء میں شک:

الف

اگر نماز کے اجزاء کو بجالانے میں شک کرے، یعنی نہیں جانتا ہو کہ اس جزء کو بجالایا ہے یا نہیں، اگر اس کے بعد والا جزء ابھی شروع نہ کیا ہو، یعنی ابھی فراموش شدہ جزء کی جگہ سے نہ گزرا ہو تو اسے بجالانا چاہئے۔ لیکن اگر دوسرے جزء میں داخل ہونے کے بعد شک پیش آئے، یعنی محل شک جزء کی جگہ سے گزر گیا ہو، تو ایسے شک پر اعتبار کئے بغیر نماز کو جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

ب

اگر نماز کے کسی جزء کے صحیح ہونے میں شک کرے، یعنی نہ جانتا ہو کہ نماز کے جس جزء کو بجالایا ہے، صحیح بجالایا ہے، یا نہیں، اس صورت میں شک کے بارے میں اعتنا نہ کرے اور اس جزء کو صحیح مان کر نماز جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۲۔ رکعتوں میں شک

وہ شک جو نماز کو باطل کرتے ہیں:

۱۔ اگر دو رکعتی یا تین رکعتی نماز جیسے صبح کی نماز یا مغرب کی نماز میں، رکعتوں میں شک پیش آئے تو نماز باطل ہے۔

۲۔ ایک اور ایک سے زیادہ رکعتوں میں شک کرنا، یعنی اگر شک کرے ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ، نماز باطل ہے۔

۳۔ اگر نماز کے دوران یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے تو اسکی نماز باطل ہے۔

وہ شک جن کی پروانہیں کرنی چاہئے:

۱۔ مستحبی نمازوں میں (اگر رکعات پر شک ہوتو دوسری رکعت پر بنا رکھی جائے گی)

۲۔ نماز جماعت میں (اگر امام یا ماموم میں سے کسی ایک کو یاد ہو)

۳۔ سلام کے بعد اگر نماز تمام کرنے کے بعد اس کی رکعتوں یا اجزاء میں شک ہوجائے تو ضروری نہیں ہے، نماز کو دوبارہ پڑھیں۔

۴۔ اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی یا نہیں؟ تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چار رکعتی نماز میں شک

شک	قیام کی حالت میں	رکوع میں	رکوع کے بعد	سجدہ میں	سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں	نماز صحیح ہونے پر نمازگزار کا فریضہ
۲ اور ۳ میں شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تین پر بنا رکھ کر اور ایک رکعت نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔
۲ اور ۴ میں شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔
۳ اور ۴ میں شک	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔
۴ اور ۵ میں شک	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر قیام کی حالت میں شک پیش آئے، رکوع کئے بغیر بیٹھ جائے اور نماز تمام کرکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھے ہوئے شک پیش آئے تو چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرکے دو سجدہ سہو بجالائے۔

نوٹ: اگر نماز کو باطل کرنے والے شکیات میں سے کوئی شک پیش آئے، تو تھوڑی سی فکر کرنی چاہئے اور اگر کچھ یاد نہ آیا اور شک باقی رہا تو نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع کرنا چاہئے۔

نماز احتیاط

۱۔ جن مواقع پر نماز احتیاط واجب ہوتی ہے، جیسے ۳ اور ۴ میں شک وغیرہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کی حالت کو توڑے بغیر اور کسی مبطل نماز کو انجام دئے بغیر اٹھنا چاہئے اور اذان واقامت کہے بغیر تکبیر کہہ کر نماز احتیاط پڑھے۔

نماز احتیاط اور دیگر نمازوں میں فرق

اس کی نیت کو زبان پر نہیں لانا چاہئے۔

اس میں سورہ اور قنوت نہیں ہے۔ (گرچہ دو رکعتی بھی ہو)

حمد کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔ (احتیاط واجب کی بنا پر)

۱۔ اگر نماز احتیاط ایک رکعت واجب ہو، تو دونوں سجدوں کے بعد، تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر دو رکعت واجب ہو تو پہلی رکعت میں تشہد اور سلام نہ پڑھے بلکہ ایک اور رکعت (تکبیرۃ الاحرام کے بغیر) پڑھے اور دوسری رکعت کے اختتام پر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پڑھے۔

سجدۂ سہو

۱۔ جن مواقع پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، جیسے بیٹھنے کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک کی صورت میں تو نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں جائے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ بلکہ بہتر ہے اس طرح کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰه اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه اس کے بعد بیٹھے اور دوبارہ سجدہ میں جا کر مذکورہ ذکروں میں سے ایک کو پڑھے اس کے بعد بیٹھے اور تشہد پڑھ کے سلام پھیر دے۔

۲۔ سجدۂ سہو میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے۔

مسافر کی نماز

انسان کو سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعتی (قصر) بجالانا چاہئے، بشرطیکہ اس کا سفر ۸ فرسخ یعنی تقریباً ۴۵ کیلومیٹر سے کم نہ ہو۔

چند مسائل

۱۔ اگر مسافر ایسی جگہ سے سفر پر نکلے، جہاں پر اس کی نماز تمام ہو، جیسے وطن اور کم از کم چار فرسخ جا کر چار فرسخ واپس آجائے تو اس سفر میں بھی اس کی نماز قصر ہے۔

۲۔ مسافرت پر جانے والے شخص کو اس وقت نماز قصر پڑھنی چاہئے جب کم از کم وہ اتنا دور پہنچے کہ اس جگہ کی دیوار کو نہ دیکھ سکے اور وہاں کی اذان کو بھی نہ سن سکے۔ اگر اتنی مقدار دور ہونے سے پہلے نماز پڑھنا چاہے تو تمام پڑھے۔

۳۔ اگر مسافر ایک ایسی جگہ جانا چاہتا ہو، جہاں تک پہنچنے کے دو راستے ہوں، ان میں سے ایک راستہ ۸ فرسخ سے کم اور دوسرا راستہ ۸ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو، تو ۸ فرسخ یا اس سے زیادہ والے راستے سے جانے کی صورت میں نماز قصر پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو ۸ فرسخ سے کم ہے، تو نماز تمام یعنی چار رکعتی پڑھے۔

سفر میں نماز پوری پڑھنے کے مواقع

۱۔ آٹھ فرسخ طے کرنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے یا ایک جگہ پر دس دن ٹھہرے۔

۲۔ پہلے سے قصد و ارادہ نہ کیا ہو کہ آٹھ فرسخ تک سفر کرے اور اس سفر کو قصد کے بغیر طے کیا ہو، جیسے کوئی کسی گم شدہ کو ڈھونڈنے نکلتا ہے۔

۳۔ درمیان راہ، سفر کے قصد کو توڑ دے، یعنی چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے آگے بڑھنے سے منصرف ہو جائے اور واپس لوٹے۔

۴۔ جس کا مشغلہ مسافرت ہو، جیسے ریل اور شہر سے باہر جانے والی گاڑیوں کے ڈرائیور، ہوائی جہاز کے پائیلٹ اور کشتی کے ناخدا (اگر سفر ان کا مشغلہ ہو)[1]

۵۔ جس کا سفر حرام ہو، جیسے، وہ سفر جو ماں باپ کے لئے اذیت و آزار کا باعث بنے۔

درج ذیل جگہوں پر نماز مکمل ہے

۱۔ وطن میں

۲۔ اس جگہ پر جہاں جانتا ہے یا پہلے سے طے ہے کہ دس دن وہاں پر ٹھہرے گا۔

۳۔ اس جگہ پر جہاں پر تیس دن شک وتذبذب میں گزارے ہوں، یعنی نہیں جانتا تھا کہ ٹھہرے گا یا چلا جائے گا اور اسی حالت میں وہاں پر تیس دن رہا اور کہیں گیا بھی نہیں، اس صورت میں تیس دن گزارنے کے بعد نماز کو تمام پڑھے۔

وطن کہاں پر ہے؟

۱۔ وطن، وہ جگہ ہے جسے انسان نے اپنی رہائش اور زندگی گزارنے کے لئے انتخاب کیا ہو، خواہ وہ وہاں پر پیدا ہوا ہو اور وہ اس کے ماں باپ کا وطن ہو، یا خود اس نے اس جگہ کو زندگی گزارنے کے لئے اختیار کیا ہو۔

۲۔ جب تک انسان اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کو ہمیشہ رہنے کی غرض سے قصد نہ کرے، وہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگا۔

---

۱) آیت اللہ خامنہ ای: جس شخص کا روزگار سفر میں ہو اسکا حکم بھی یہی ہے جس شخص کا سفر اس کے روزگار کا مقدمہ ہو، اگر حداقل دس روز میں ایک سفر اپنے کام کی جگہ پر کام کے لئے جاتا ہو اس کی نماز بھی سفر میں پوری اور روزہ صحیح ہے۔ تحصیل علم کے لئے سفر کرنا روزگار کے لئے سفر حساب شمار نہیں ہوتا۔

۳۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی جگہ پر کچھ مدت رہائش کا قصد کرے، جو اس کا اصل وطن نہیں ہے اور اس کے بعد کسی دوسری جگہ چلا جائے، تو وہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگا، جیسے طالب علم، جو تحصیل علم کے لئے کچھ مدت تک کسی شہر میں رہتا ہے۔

۴۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ رہائش کے قصد کے بغیر ایک جگہ پر اتنی مدت تک سکونت کرے کہ لوگ اسے وہاں کا ساکن سمجھ لیں، تو وہ جگہ اس کے لئے وطن کا حکم رکھتی ہے۔

۵۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو پہلے اس کا وطن تھا لیکن اس وقت اسے نظر انداز کیا ہے، تو وہاں پر نماز کو تمام نہیں پڑھنا چاہئے، اگر چہ کوئی دوسرا وطن بھی اپنے لئے اختیار نہ کیا ہو۔

۶۔ مسافر سفر سے لوٹتے وقت جب اپنے وطن کی دیوار کو دیکھ لے اور وہاں کی اذان سن سکے تو نماز پوری پڑھنی چاہئے۔

دس روز کا قصد

۱۔ اگر کسی مسافر نے کہیں پر دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا اور دس دن سے زیادہ وہاں پر ٹھہرا، تو دوبارہ سفر نہ کرنے تک نماز کو تمام پڑھے، ضروری نہیں ہے کہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرے۔

۲۔ اگر مسافر دس دن کے قصد سے منصرف ہو جائے:

الف

اگر چار رکعتی نماز کے پڑھنے سے پہلے منصرف ہو گیا ہو تو، اسے نماز قصر پڑھنی چاہئے

ب

اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد اپنے قصد سے منصرف ہو جائے تو جب تک وہاں رہے نماز کو تمام پڑھے۔

۳۔ جس مسافر نے نماز تمام پڑھی ہو:

الف

اگر نہ جانتا ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی چاہیے، تو جو نمازیں اس نے پڑھی ہیں وہ صحیح ہیں۔

ب

حکم سفر کو جانتا تھا لیکن اس کے بعض جزئیات کو نہیں جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا کہ مسافر ہے تو اسے پڑھی ہوئی نمازوں کو پھر سے پڑھنا چاہیے۔

۴۔ مسافر نہ ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھی ہو تو:

جسے نماز تمام پڑھنی چاہیے، اگر قصر پڑھے تو بہر صورت اس کی نماز باطل ہے۔

قضا نماز

واجب نمازیں اپنے وقت پر پڑھنی چاہئے، اگر کسی عذر کے بغیر اس سے کوئی نماز قضا ہوجائے تو وہ گناہگار ہے اور اسے توبہ کرنا چاہئے اور اس کی قضا بھی بجالانا چاہئے۔

۱۔ دوصورتوں میں نماز کی قضا بجالانا واجب ہے:

الف: واجب نماز وقت کے اندر نہ پڑھی گئی ہو۔

ب: وقت گزرنے کے بعد پتہ چلے کہ پڑھی گئی نماز باطل تھی۔

۲۔ جس کے ذمہ قضا نماز ہو، اسے اس کے پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، لیکن اس کو فوری بجالانا واجب نہیں ہے۔

۳۔ یومیہ نمازوں کی قضا کو ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً اگر کسی نے ایک دن عصر کی نماز اور دوسرے دن ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو تو ضروری نہیں ہے پہلے عصر کی قضا پڑھے پھر ظہر کی۔

۵۔ قضا نماز جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے، خواہ امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا اور ضروری نہیں ہے کہ امام و ماموم دونوں ایک ہی نماز پڑھتے ہوں، یعنی اگر صبح کی قضا نماز کو امام کی ظہر یا عصر کی نماز کے ساتھ پڑھیں تو کوئی مشکل نہیں ہے۔

۶۔ اگر کسی مسافر کی ظہر، عصر یا عشا کی نماز (جو اسے قصر پڑھنی تھی) قضا ہوجائے تو اسے اس کی قضا دو رکعتی پڑھنی چاہیے، اگر چہ اس قضا کو حضر میں بجالائے۔

۷۔ سفر میں روزہ نہیں رکھے جاسکتے، حتی قضا روزے بھی، لیکن قضا نماز سفر میں پڑھی جاسکتی ہے۔

۸۔ اگر کوئی شخص سفر میں، حضر میں قضا ہوئی نماز کو بجالانا چاہئے تو وہ ظہر، عصر اور عشا کی قضا نمازوں کو چار رکعتی بجالائے۔

۹۔ قضا نماز کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے، یعنی صبح کی قضا نماز کو ظہر یا رات میں پڑھا جاسکتا ہے۔

باپ کی قضا نماز

۱۔ جب تک انسان زندہ ہے، اگر نماز پڑھنے سے عاجز بھی ہو، کوئی دوسرا شخص اس کی نمازیں قضا کے طور پر نہیں پڑھ سکتا۔

۲۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں اور روزے اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہیں، اسے چاہئے اپنے باپ کی قضا نمازیں اور روزے بجالائے اور ماں کی قضا شدہ نمازیں اور روزے بجالانا احتیاط مستحب ہے۔[۱]

۱) آیت اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب کی بنا پر ماں کی قضا نمازیں اور روزے بھی بجالائے۔

نماز جماعت

۱۔ نماز جماعت میں شرکت کرنا ہر ایک کے لیے مستحب ہے، خاص کر، ہمسایوں کے لیے۔
۲۔ مستحب ہے انسان انتظار کرے، تا کہ نماز با جماعت بجالائے۔
۳۔ تاخیر سے پڑھی جانے والی نماز جماعت، اوّل وقت کی فرادیٰ نماز سے بہتر ہے۔
۴۔ طولانی فرادیٰ نماز مختصر نماز جماعت سے بہتر ہے۔
۵۔ کسی عذر کے بغیر نماز جماعت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔
۶۔ لاپروائی کی وجہ سے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے۔

نماز جماعت کے شرائط

۱۔ ماموم کو امام سے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔
۲۔ امام جماعت کی جگہ ماموین کی جگہ سے اونچی نہیں ہونی چاہئے۔
۳۔ امام اور ماموین کے درمیان اور خود نمازیوں کی صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے۔
۴۔ امام، ماموین اور نمازیوں کی صفوں کے درمیان دیوار یا پردہ جیسی چیز مانع نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن مرد اور عورتوں کے درمیان پردہ نصب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام جماعت کو بالغ وعادل ہونا چاہئے اور نماز کو صحیح طور پر پڑھنا چاہئے۔

نماز جماعت میں شرکت کرنا (اقتدا کرنا)

ہر رکعت میں قرأت اور رکوع کے دوران امام جماعت کی اقتداء کی جا سکتی ہے، لہٰذا اگر رکوع میں امام جماعت کی اقتداء نہ کر سکے تو دوسری رکعت میں اقتداء کرنا چاہئے اور اگر صرف رکوع میں امام جماعت کی اقتداء کر سکے تو ایک رکعت شمار ہوگی۔

نماز جماعت کے احکام

۱۔ اگر امام جماعت نماز یومیہ میں سے کسی ایک کے پڑھنے میں مشغول ہو تو ماموم نماز یومیہ کی کسی دوسری نماز کی نیت سے اقتدا کر سکتا ہے، چنانچہ اگر امام، عصر کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو تو ماموم ظہر کی نماز کے لئے اقتدا کر سکتا ہے، یا اگر ماموم نے ظہر کی نماز پڑھی ہو اور اس کے بعد جماعت شروع ہو جائے تو امام کی ظہر کے ساتھ ماموم نماز عصر کے لئے اقتداء کر سکتا ہے۔

۲۔ ماموم اپنی قضا نمازوں کو امام کی ادا نمازوں کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ یہ قضا نمازیں دوسری ہوں، مثلاً امام جماعت ظہر کی نماز میں مشغول ہے تو ماموم اپنی صبح کی قضا نماز کیلئے اقتدا کر سکتا ہے۔

۳۔ نماز جمعہ اور نماز عید فطر و عید قربان کے علاوہ نماز جماعت ایک آدمی کے امام اور دوسرے کے ماموم بننے کی صورت میں (یعنی) کم از کم دو افراد سے قائم ہو سکتی ہے۔

۴۔ نماز استسقاء کے علاوہ کوئی بھی مستحب نماز؛ جماعت کے صورت میں نہیں پڑھی جا سکتی۔

نماز جماعت میں ماموم کا فریضہ

۱۔ ماموم کو امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنا چاہئے، بلکہ احتیاط واجب ہے کہ جب تک امام تکبیر کو تمام نہ کرے ماموم تکبیر نہ کہے۔

۲۔ ماموم کو حمد و سورہ کے علاوہ نماز کی تمام چیزیں خود پڑھنی چاہئے لیکن اگر ماموم کی پہلی یا

دوسری رکعت اور امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو ماموم کو حمد وسورہ پڑھنا چاہئے۔

امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ

الف: تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں، جیسے حمد، سورہ، ذکر اور تشہد کو امام سے آگے یا پیچھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ب: اعمال، امام پر سبقت کرنا جائز نہیں ہے، یعنی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں نہیں جانا چاہئے یا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر نہیں اٹھانا چاہئے لیکن امام سے پیچھے رہنے میں اگر زیادہ تاخیر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: امام جماعت کے رکوع میں ہونے کی صورت میں ماموم کے اقتدا کرنے کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:

اگر ماموم، بھولے سے قبل از امام:

۱۔ رکوع میں جائے	واجب ہے پلٹ کر امام کے ساتھ دوبارہ رکوع میں جائے
۲۔ رکوع سے اٹھے	دوبارہ رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ رکوع سے سر اٹھائے۔ یہاں پر رکوع کا زیادہ ہونا اگر چہ رکن ہے، لیکن نماز کو باطل نہیں کرتا۔
۳۔ سجدہ میں جائے	واجب ہے سجدہ سے سر اٹھا کر دوبارہ امام کے ساتھ سجدہ بجالائے۔
۴۔ سجدہ سے سر اٹھائے	دوبارہ سجدہ میں جائے۔

اگر ماموم کی جگہ امام سے بلند ہو البتہ قدیم زمانہ کی متعارف حد میں بلند ہو، مثال کے طور پر امام مسجد کے صحن میں ہو اور ماموم مسجد کی چھت پر، تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر آج کل کی چند منزلہ عمارتوں کی چھت پر ہو تو اشکال ہے۔

نماز جماعت کے بعض مستحبات اور مکروہات

۱۔ مستحب ہے امام جماعت صف کے سامنے وسط میں کھڑا ہو اور اہل علم، کمال وتقویٰ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

۲۔ مستحب ہے نماز جماعت کی صفیں، مرتب اور منظم ہوں اور صف میں کھڑے افراد کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ نمازیوں کی صفوں میں جگہ ہونے کی صورت میں تنہا صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

۴۔ مکروہ ہے، ماموم نماز کے ذکر ایسے پڑھے کہ امام جماعت سن سکے۔

نماز جمعہ

مسلمانوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں سے ایک نماز جمعہ ہے اور نماز گزار جمعہ کے دن نماز ظہر کی جگہ پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

نماز جمعہ کی اہمیت

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ، نماز جمعہ کی اہمیت کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

''نماز جمعہ اور اس کے دو خطبے، حج اور نماز عید فطر و عید قربان کی طرح مسلمانوں کے عظیم مراسم میں سے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان اس سیاسی عبادت کے فرائض سے غافل ہیں ،جبکہ ایک انسان اسلام کے بارے میں ملکی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کے سلسلے میں معمولی مطالعہ سے سمجھ سکتا ہے کہ اسلام دین سیاست ہے اور جو دین کو سیاست سے جدا جانتا ہے وہ ایک ایسا نادان ہے جو نہ دین کو پہچان سکا ہے اور نہ سیاست کو''۔

واجبات نماز جمعہ

نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہے، لیکن اس میں دو خطبے ہیں، جنھیں امام جمعہ نماز سے قبل بیان کرتا ہے۔

مستحبات

۱۔ امام جمعہ کا حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا

۲۔ امام جمعہ کا پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ پڑھنا۔

۳۔ امام جمعہ کا دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا۔

۴۔ پہلا قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا قنوت دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔

نماز جمعہ کے شرائط

۱۔ نماز جماعت کے تمام شرائط نماز جمعہ میں بھی ہیں۔

۲۔ نماز جمعہ با جماعت پڑھی جانی چاہیے لہٰذا فرادیٰ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

۳۔ نماز جمعہ کو قائم کرنے کے لئے کم از کم پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے، یعنی ایک امام اور چار ماموین۔

۴۔ دو نماز جمعہ کے درمیان کم از کم ایک فرسخ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

چند مسائل

۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر دونوں خطبوں کا سننا

۲۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبوں کے دوران باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے اگر باتیں کرنا خطبوں کی افادیت ختم ہونے یا خطبے نہ سننے کا سبب بنے تو باتیں نہ کرنا واجب ہے۔

۳۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبہ سننے والے خطبوں کے دوران امام کی طرف رخ کر کے بیٹھیں اور خطبوں کے دوران فقط اس قدر ادھر ادھر دیکھ سکتے ہیں جتنی کہ نماز کے دوران اجازت ہے۔

نماز آیات

واجب نمازوں میں سے ایک ''نماز آیات'' بھی ہے جو بعض آسمانی یا زمینی حوادث رونما ہونے کے سبب واجب ہوتی ہے، جیسے:

- زلزلہ
- چاند گہن
- سورج گہن
- بجلی گرنے اور زرد و سرخ طوفان اور اس طرح کے دوسرے حوادث، اگر اکثر لوگوں میں خوف و وحشت کا سبب بنیں۔

نماز آیات کی کیفیت

۱۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔

۲۔ نماز آیات میں، ہر رکوع سے پہلے سورہ حمد اور قرآن مجید کا کوئی دوسرا سورہ پڑھا جاتا ہے، لیکن ایک سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد ہر رکوع سے پہلے اس کا ایک حصہ بھی پڑھا جا سکتا ہے، اس طرح دو رکعتوں میں دو حمد اور دو سورے پڑھے جا سکتے ہیں۔

ذیل میں سورہ توحید کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھنے کی صورت میں نماز آیات کی کیفیت بیان کرتے ہیں:

پہلی رکعت:

سورہ حمد کے بعد بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کے ______ رکوع

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ______ رکوع

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ______ رکوع

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ ـــــــــــــ رکوع

وَلَمْ یَکُن لَهُ کُفُوًا أَحَدٌ ـــــــــــــ رکوع

اس کے بعد نماز گزار سجدے بجالا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

دوسری رکعت:

دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجالا کر تشہد اور سلام پڑھنے کے بعد نماز کو تمام کیا جاتا ہے۔

چند مسائل

۱۔ اگر نماز آیات کے اسباب میں سے ایک سبب کسی ایک شہر میں واقع ہو جائے تو اسی شہر کے لوگوں کو نماز آیات پڑھنا چاہئے اور دوسری جگہوں کے لوگوں پر واجب نہیں ہے۔

۲۔ اگر ایک رکعت میں پانچ حمد و پانچ سورے پڑھے جائیں اور دوسری رکعت میں ایک حمد اور سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھا جائے تو صحیح ہے۔

۳۔ مستحب ہے دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے۔ اور اگر دسویں رکوع سے پہلے ایک ہی قنوت پڑھا جائے تو بھی کافی ہے۔

۴۔ نماز آیات کا ہر رکوع، رکن ہے اور اگر عمداً یا سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

۵۔ نماز آیات جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس صورت میں حمد و سورہ کو صرف امام جماعت پڑھتا ہے۔

مستحب نمازیں

۱۔ مستحب نماز کو "نافلہ" کہتے ہیں۔

۲۔ مستحب نمازیں بہت زیادہ ہیں، اس کتاب میں ان سب کو بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے، لہٰذا ان میں سے نماز شب کی اہمیت کے پیش نظر، صرف اسی کو بیان کرتے ہیں:

نماز شب

نماز شب ۱۱ رکعتیں ہیں جو حسب ذیل طریقے سے پڑھی جاتی ہیں:

دو رکعتیں ——————— نافلۂ شب کی نیت سے

دو رکعتیں ——————— نافلۂ شب کی نیت سے

دو رکعتیں ——————— نافلۂ شب کی نیت سے

دو رکعتیں ——————— نافلۂ شب کی نیت سے

دو رکعتیں ——————— نافلۂ شفع کی نیت سے

ایک رکعت ——————— نافلۂ وتر کی نیت سے

نماز شب کا وقت

۱۔ نماز شب کا وقت نصف شب سے صبح کی اذان تک ہے، بہتر ہے صبح کے نزدیک پڑھی جائے۔

۲۔ مسافر اور جس کے لئے نصف شب کے بعد نماز شب پڑھنا مشکل ہو، وہ نصف شب سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔

روزہ

روزہ کی قسمیں

۱) واجب
۲) حرام
۳) مستحب
۴) مکروہ

واجب روزے

- ماہ مبارک رمضان کے روزے
- قضا روزے
- کفارے کے روزے
- نذر کی بنا پر واجب ہونے والے روزے۔
- باپ[1] کے قضا روزے جو بڑے بیٹے پر واجب ہوتے ہیں۔

حرام روزے

- عید فطر (اول شوال) کو روزہ رکھنا۔
- عید قربان (۱۰ ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا۔
- اولاد کا مستحبی روزہ والدین کے لئے اذیت کا سبب بنے۔
- (احتیاط واجب کی بنا پر) اولاد کا مستحبی روزہ رکھنا جب کہ اس کے والدین نے منع کیا ہو۔

---

۱) خامنہ ای: (ماں اور باپ)

مستحب روزے:

حرام اور مکروہ روزہ کے علاوہ سال کے تمام ایام، میں روزہ رکھنا مستحب ہے، البتہ بعض مستحب روزوں کی زیادہ تاکید اور سفارش کی گئی ہے جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

- ہر جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھنا۔
- عید مبعث کے دن (۲۷ ماہ رجب) کو روزہ رکھنا۔
- عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا۔
- عید میلاد النبیؐ (۱۷ ربیع الاول) کو روزہ رکھنا۔
- عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ) اس شرط پر کہ روزہ رکھنا اس دن کی دعاؤں سے محرومیت کا سبب نہ بنے۔
- پورے ماہ رجب اور ماہ شعبان میں روزہ رکھنا۔
- ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنا۔

روزہ کی نیت

۱۔ روزہ ایک عبادت ہے اسے خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے بجالانا چاہئے۔

۲۔ انسان ماہ رمضان کی ہر رات کو کل کے روزہ کے لئے نیت کرسکتا ہے۔ بہتر ہے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کی رات کو پورے مہینے کے روزوں کیلئے ایک ساتھ نیت کرلے۔

۳۔ واجب روزوں میں روزہ کی نیت کو کسی عذر کے بغیر صبح کی اذان سے زیادہ تاخیر میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

۴۔ واجب روزوں میں اگر کسی عذر کی وجہ سے، جیسے فراموشی یا سفر، کی وجہ سے روزہ کی نیت نہ کی ہو اور ایسا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو کہ جو روزہ کو باطل کرتا ہے، تو وہ ظہر تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔

۵۔ ضروری نہیں ہے کہ روزہ کی نیت کو زبان پر جاری کیا جائے بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ خداوند عالم کے حکم کی تعمیل کے لئے صبح کی اذان سے مغرب تک روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے۔

مبطلاتِ روزہ

مبطلاتِ روزہ میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

۱) ———— کھانا پینا
۲) ———— غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانا
۳) ———— قے کرنا
۴) ———— پورے سر کو پانی میں ڈبونا
۵) ———— مباشرت
۶) ———— استمناء (کوئی ایسا کام کرنا جس سے منی خارج ہوجائے)
۷) ———— اذانِ صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہنا

کھانا اور پینا:

۱۔ اگر روزہ دار عمداً کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔
۲۔ اگر کوئی شخص اپنے دانتوں میں موجود کسی چیز کو نگل جائے، تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔
۳۔ تھوک کو نگل جانا روزہ کو باطل نہیں کرتا خواہ زیادہ کیوں نہ ہو۔
۴۔ اگر روزہ دار بھولے سے (نہیں جانتا ہو کہ روزے سے ہے) کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔
۵۔ انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں توڑ سکتا ہاں اگر کمزوری اس قدر ہو کہ معمولاً قابل تحمل نہ ہو تو پھر روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۔ انجکشن لگوانا، اگر غذا کے بدلے نہ ہو، روزہ کو باطل نہیں کرتا اگر چہ عضو کو بے حس بھی کر دے۔

غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانا

۱۔ اگر روزہ دار غلیظ غبار کو حلق تک پہنچائے، تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، خواہ یہ غبار کھانے کی چیز ہو جیسے آٹا یا کھانے کی چیز نہ ہو جیسے مٹی۔

۲۔ درج ذیل موارد میں روزہ باطل نہیں ہوتا:

- غبار غلیظ نہ ہو۔
- حلق تک نہ پہنچے (صرف منہ کے اندر داخل ہو جائے)
- بے اختیار حلق تک پہنچ جائے۔
- یاد نہ ہو کہ روزہ سے ہے۔
- شک کرے کہ غلیظ غبار حلق تک پہنچا یا نہیں۔

قے کرنا

۱۔ اگر روزہ دار عمداً قے کرے، اگر چہ بیماری کی وجہ سے ہو تو بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۲۔ اگر روزہ دار کو یاد نہیں ہے کہ روزہ سے ہے یا بے اختیار قے کرے، تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

پورے سر کو پانی میں ڈبونا

۱۔ اگر روزہ دار عمداً اپنے پورے سر کو خالص پانی میں ڈبو دے، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۲۔ درج ذیل موارد میں روزہ باطل نہیں ہے:

- بھولے سے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔
- سر کے ایک حصہ کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔
- نصف سر کو ایک دفعہ اور دوسرے نصف کو دوسری دفعہ پانی کے نیچے ڈبوئے۔
- اچانک پانی میں گر جائے۔

← دوسرا کوئی شخص زبردستی اس کے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔
← شک کرے کہ آیا پورا سر پانی کے نیچے گیا ہے کہ نہیں۔

استثناء

۱۔ اگر روزہ دار ایسا کام کرے جس سے منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

۲۔ اگر بے اختیار منی نکل آئے مثلاً احتلام ہوجائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

اذان صبح تک جنابت پر باقی رہنا

اگر کوئی شخص حالت جنابت میں اذان صبح تک باقی رہے اور غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم تھا اور تیمم نہ کرے تو ان موارد میں اسکا روزہ باطل ہوجائے گا:

۱۔ اگر عمداً صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم تھا اور تیمم نہ کرے

• رمضان کے روزوں کے دوران • رمضان کے قضا روزوں کے دوران	اس کا روزہ باطل ہے
• دیگر روزوں کے دوران	اس کا روزہ صحیح ہے

۲۔ اگر غسل یا تیمم کرنا فراموش کر جائے اور ایک یا چند روز کے بعد معلوم ہو

رمضان کے روزوں میں	اس کا روزہ باطل ہے
ماہ رمضان کے قضا روزوں میں	احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے
رمضان کے علاوہ روزوں کے قضا کے دوران، جیسے نذر یا کفارہ کے روزے۔	روزہ صحیح ہے۔

۳۔ اگر روزہ دار کو (دن میں) احتلام ہوجائے، واجب نہیں ہے فوراً غسل کرے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

۴۔ اگر روزہ دار حالت جنابت میں ماہ رمضان کی شب کو جانتا ہو کہ نماز صبح سے پہلے بیدار نہیں ہوگا، تو اسے نہیں سونا چاہئے اور اگر سو جائے اور اذان صبح سے پہلے بیدار نہ ہو سکا تو اس کا روزہ باطل ہے۔

روزہ کی قضا اور کفارہ

قضا روزہ

اگر کوئی شخص روزہ کو اس کے وقت میں نہ رکھ سکے، اسے کسی دوسرے دن وہ روزہ رکھنا چاہئے، لہٰذا جو روزہ اس کے اصل وقت کے بعد رکھا جاتا ہے "قضا روزہ" کہتے ہیں۔

روزہ کا کفارہ

کفارہ وہی جرمانہ ہے جو روزہ باطل کرنے کے جرم میں معین ہوا ہے جو یہ ہے:

- ایک غلام آزاد کرنا۔
- اس طرح دو مہینے روزہ رکھنا کہ ۳۱ روز مسلسل روزہ رکھے۔
- ۶۰ فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا یا ہر ایک کو ایک مد طعام دینا۔

جس پر روزہ کا کفارہ واجب ہو جائے" اسے چاہئے مندرجہ بالا تین چیزوں میں سے کسی ایک کو انجام دے۔ چونکہ آجکل" غلام" فقہی معنی میں نہیں پایا جاتا، لہٰذا دوسرے یا تیسرے امور انجام دیئے جائیں اگر ان میں سے کوئی ایک اس کے لئے ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو سکے فقیر کو کھانا کھلائے اور اگر کھانا نہیں کھلا سکتا ہو تو اس کے لئے استغفار کرنا چاہئے۔

جہاں قضا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں

۱۔ عمداً قے کرے۔

۲۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کو بجالانا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک یا چند روز روزہ رکھے۔

۳۔ ماہ رمضان میں تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام انجام دے جو روزہ باطل ہونے کا سبب ہو، مثلاً پانی پی لے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی۔

۴۔ کوئی یہ کہے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے اور روزہ دار اس پر یقین کر کے ایسا کوئی کام انجام دے جو روزہ باطل ہونے کا سبب ہو اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی۔

اگر عمداً رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھے یا عمداً روزہ کو باطل کرے، تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

چند مسائل

۱۔ روزہ کی قضا کو فوراً انجام دینا ضروری نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر اگلے سال کے ماہ رمضان تک بجالائے۔

۲۔ اگر کئی ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو انسان کسی بھی ماہ رمضان کے قضا روزے پہلے رکھ سکتا ہے۔

البتہ اگر آخری ماہ رمضان کے قضا روزوں کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری ماہ رمضان کے ۱۰ روزے قضا ہوں اور اگلے ماہ رمضان تک دس ہی دن باقی رہ چکے ہوں تو پہلے اسی آخری رمضان کے قضا روزے رکھے۔

۳۔ انسان کو کفارہ بجالانے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اسے فوراً انجام دے۔

۴۔ اگر کسی پر کفارہ واجب ہوا ہو، اسے چند برسوں تک بجا نہ لائے تو اس پر کوئی چیز اضافہ نہیں ہوتی۔

۵۔ اگر کسی عذر کے سبب جیسے سفر میں روزہ نہ رکھے ہوں۔ اور رمضان المبارک کے بعد عذر برطرف ہوا ہو نیز اگلے رمضان تک عمداً قضا نہ کرے، تو قضا کے علاوہ، ہر دن کے عوض، فقیر کو ایک مد طعام بھی دے۔

۶۔ اگر کوئی شخص اپنے روزہ کو کسی حرام کام کے ذریعہ، جیسے استمناء سے باطل کرے، تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے مجموعی طور پر کفارہ دینا ہے، یعنی اسے ایک بندہ آزاد کرنا، دو مہینے روزہ رکھنا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ان تینوں میں سے جس کسی کو بھی بجالا سکے کافی ہے۔

مسافر کا روزہ

سفر پر گیا ہے:

۱۔ظہر سے پہلے مسافرت پر نکلا ہے۔جیسے ہی حد ترخص پر پہنچ جائے اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے اگراس سے پہلے روزہ کو باطل کرے تو احتیاط واجب کے طور پر کفارہ دینا چاہیئے۔

۲۔ظہر کے بعد مسافرت پر نکلا ہے،اس کا روزہ صحیح ہے اوراسے باطل نہیں کرنا چاہیئے۔

سفر سے واپس آیا ہے:

۱۔قبل از ظہر اپنے وطن یا اس جگہ پہنچے جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے:

- ۱۔روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہیں دیا ہے تو اس دن کے روزہ کو آخر تک پہنچائے،اس کا روزہ صحیح ہے۔
- ۲۔روزہ کو توڑ دیا ہے۔اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے لیکن اس کی قضا کرے۔

۲۔بعد از ظہر پہنچے۔

- اس کا روزہ باطل ہے اوراس دن کی قضا بجالائے۔

نوٹ: ماہ رمضان میں سفر کرنا جائز ہے لیکن اگر روزہ سے فرار کے لئے ہو تو مکروہ ہے۔

زکات فطرہ

رمضان المبارک کے اختتام پر، یعنی عید فطر کے دن، اپنے مال کا ایک حصہ زکات فطرہ کے عنوان سے فقیر کو دیدے۔

زکات فطرہ کی مقدار

اپنے اور ان افراد کے لئے جو اس کی کفالت میں ہیں، جیسے بیوی اور بچے، ہر فرد کے لئے ایک صاع زکات فطرہ ہے، ایک صاع: تقریباً تین کلو کے برابر ہوتا ہے۔

زکات فطرہ کی جنس

زکات فطرہ کی جنس، گندم، جو، خرما، کشمش، چاول، مکئی اور اس طرح کی چیزیں اور اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت ادا کی جائے تو بھی کافی ہے۔